عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا امین اور آواز جریدہ

مردان ختم نبوت

کانفرنس

قراردادیں اور

مطالبات

جلد ۵

شمارہ ۲۷

فتنہ ارتداد اور اس کی سزا

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں میں

اسلام

اور

بھائی چارہ

ایک صدی قبل

مرزا غلام احمد قادیانی پر

پہلا فتویٰ کفر

بھاگ گیا

بھاگ گیا انگلینڈ بھگوڑا بھاگ گیا / چیلے چھوڑ کے گرو اکیلا بھاگ گیا
ساتھ ہی اپنے لے جاتا سب مرزائی / کتنا بزدل نکلا تنہا بھاگ گیا
اور پاگل ہو گئے ربوے کا ہر مرزائی / جب سے ربوہ چھوڑ کے مرزا بھاگ گیا
اٹھو بہشتی والو ان کے سر کچلو / چھوڑ کے سارے سانپ سپیرا بھاگ گیا
اور جل کر کوئلہ ہو گئے دادا دوزخ میں / پتہ چلا جب اس کو پوتا بھاگ گیا!
شیر کی پیٹھ پہ چوہا ناچتا پھرتا تھا / شیر نے لی انگڑائی چوہا بھاگ گیا!
اور تم سب کا مرزائیو منہ کالا کر کے / خود لندن کو وہ منہ کالا بھاگ گیا!
اور جنرل صاحب صاف دکھائی دیتا ہے / اسلم قریشی کا قاتل تھا بھاگ گیا
اور صدر ضیاء الحق پوچھے سائیسوں سے / کیسے اپنے تھان سے گھوڑا بھاگ گیا
سچے دل سے توبہ کریں مرزائی ! / سوچتے کیا ہیں بھاگنے والا بھاگ گیا
ملکہ آخر ماں ہے مرزا طاہر کی / ڈر کر ماں کی گود میں بیٹا بھاگ گیا

اور سچ اور جھوٹ میں فرق یہی ہے گیلانی
سچے ہیں میدان میں جھوٹا بھاگ گیا

سید امین گیلانی

ختم نبوة

ہفت روزہ — کراچی

جلد ۵ | ۸ تا ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۲ تا ۱۸ دسمبر ۱۹۸۶ء | شمارہ ۲۷

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان - ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چاپانا	۳۷۵ روپے
فی جی - نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلور کوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ	شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی	عبدالخالق علوی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودہا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	میاں اشرف جاوید
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

ایس ڈی ایم اور ایس ایچ او مسٹر سلیم کو خراج تحسین

ٹنڈو غلام علی (نمائندہ ختم نبوت) امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی اور مجاہدین ختم نبوت صاحب ... کے ایس ایچ او اور ان کی فورس کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے قادیانیوں کی دکانوں سے کلمہ طیبہ کے بورڈ اتروا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو خوش کیا اور مجاہدین ختم نبوت کے جذبات کی قدر کی۔

ایس ڈی ایم، ایس ایچ او اور ان کی فورس کے ... [illegible]

تھرپارکر کی انتظامیہ کی یقین دہانی

کنری (نمائندہ ختم نبوت) پچھلے دنوں تھرپارکر کے ڈی ایس پی نے ۲۶ نومبر اور ایس پی نے ۲۰ نومبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا احمد میاں حمادی، مولانا جمال اللہ الحسینی، مولانا فیض اللہ، مولانا حفیظ الرحمٰن اور معززین شہر سے ملاقات کی۔ ایس پی صاحب نے عالمی مجلس تحفظ کے رہنماؤں کو یقین دہانی کرائی کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر قادیانی دکانوں اور مکانوں سے کلمہ طیبہ کے بیج ہٹا دیئے جائیں گے۔ دریں اثنا عالمی مجلس نے ایس پی کے وعدہ پر خود کلمہ ہٹانے کا پروگرام مؤخر کر دیا ہے۔ جو جمعہ ۲۸ نومبر کو ہونا تھا۔ جمعہ کی رات کو اس سلسلے میں بخاری مسجد کنری میں جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ جس میں قادیانیوں کو خبردار کیا گیا کہ وہ اسلام کے شعائر کا استعمال بند کر دیں بصورت دیگر مسلمان اپنے شعائر کا تحفظ کرنا جانتے ہیں

قادیانیوں کی دکانوں سے کلمہ طیبہ کے بورڈ اتروا لیے گئے

ٹنڈو غلام علی (نمائندہ ختم نبوت) ۲۲ نومبر بروز اتوار ایس ایچ او ٹنڈو غلام علی نے گاؤں صابن دستی جا کر قادیانیوں کی دوکانوں سے کلمہ طیبہ کا بورڈ اور کیلنڈر اتروا کر تھانہ ٹنڈو غلام علی میں جمع کیے تفصیلات کے مطابق مجاہدین ختم نبوت کے امیر محمد یعقوب ارائیں کی قیادت میں وفد ختم نبوت کی صورت میں پولیس اسٹیشن ٹنڈو غلام علی کے ایس ایچ او کو مطلع کیا کہ قادیانی شعائر اسلام کی توہین کر رہے ہیں۔ لہٰذا مسلمان اس امر کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لیے صابن دستی حدود پولیس اسٹیشن ٹنڈو غلام علی میں جا کر کلمہ طیبہ کے بورڈ قادیانیوں کی دکانوں سے کلمہ طیبہ کے بورڈ اتروائے ورنہ ہم خود جا کر کلمہ طیبہ کے بورڈ قادیانیوں کی دوکانوں سے اتار دیں گے۔ ایس ایچ او اور ایس ڈی ایم ماتلی نے یقین دہانی کرائی کہ یہ کام قانونی ہے۔ لہٰذا ہم خود اتار دیں گے۔ ۱۲ نومبر کو جہاد کانفرنس کے موقع پر مولانا محمد رمضان آزاد مبلغ ختم نبوت نے ضلع بدین کی انتظامیہ کو وارننگ دی کہ اگر آپ نے یہ کام نہیں کیا تو پھر مجبوراً یہ کام ہمیں کرنا پڑے گا۔ ۲۳ نومبر کو ایس ایچ او ٹنڈو غلام علی نے صابن دستی میں جا کر قادیانیوں کی دکانوں سے کلمہ طیبہ کے بورڈ اور کیلنڈر اتروا دیے جس سے ٹنڈو غلام علی اور صابن دستی کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

مارشل لاء عدالتوں کے فیصلوں پر نظرثانی قادیانی سازش ہے

منظور احمد الحسینی

کراچی (اپ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے سیکرٹری اطلاعات و نشریات مولانا منظور احمد الحسینی نے قومی اسمبلی میں مارشل لاء عدالتوں کے فیصلوں پر اپیل کا حق دینے کی بازگشت کی خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ سکھر اور ساہیوال کی فوجی عدالتوں سے قادیانیوں کے بم پھینکنے اور فائرنگ کر کے مسلمانوں کو شہید کرنے کے جرم میں سزائے موت کی سزائیں دیئے کے مسئلے یکایک عرصہ بعد ... میں ابال آیا ہے۔ جس کا واحد مقصد قادیانی مجرموں کو سزائے موت سے بچانا ہے۔ تاہم ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے قاتلوں کو بچانے کی کوشش کبھی کسی قیمت پر کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی۔ اور مجرموں کو کیفر کردار تک ضرور پہنچایا جائے گا۔ انہوں نے حکومت کی جانب سے قادیانیوں کے بارے میں مسلم مطالبات کو پس پشت ڈالنے کی کوششوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کا واحد سبب قادیانیوں کے مقابلے میں حکومت کی عاجزی اور کمزوری ہے۔ جس کے رفع کے لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ اس معاملے میں مسلم راہنماؤں کو اپنے اعتماد میں لے اور باہمی صلاح مشورہ سے اس سلسلہ میں مناسب اقدام کرے۔

کینیڈا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لندن (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے امیر مولانا یوسف متالا کینیڈا کا دس روزہ تبلیغی دورہ مکمل کر کے واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ کینیڈا میں ختم نبوت کا کام اور اسلامیان کینیڈا کے لیے دینی مدارس کے اجراء کا کام ... بنیادوں پر بڑے زور و شور سے جاری ہے۔ آپ نے کہا کہ ٹورنٹو میں دو بہت بڑے اجتماع منعقد ہوئے۔ جن میں مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل مدنی، مولانا منظور عالم، مولانا صوفی محمد اقبال مدنی، مولانا ملک عبدالستار مکی نے خطاب کیا۔ حاضرین نے ختم نبوت کے لیے کام جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔ جامعہ عربیہ اور اسلامی تعلیمات کا افتتاح ہوا۔ کینیڈا میں ... سمندر کے کنارے پر ایک بیش قیمت و خوبصورت سابق فوجی ہسپتال خرید کر اس میں مجلس اللہ رب العزت کے فضل و کرم کے سہارے جامعہ کا اجراء کیا گیا اور بہت بڑی معقول تعداد میں طلباء نے دینی تعلیم کے لیے داخلہ لے کر تعلیم شروع کر دی۔

حبیب بنک کے آفیسر کے بیان کی مذمت

حیدرآباد (اپ ر) جمعیت طلباء اسلام کے صوبائی پریس سیکرٹری عطاء الحسن نے حبیب بنک کے ایگزیکٹو وائس پریذیڈنٹ کی اس بات کی مذمت کی ہے۔ جو انہوں نے ۲۱ نومبر ۸۶ء کو میٹرک کے طلبہ کو انعامات دینے کے موقع پر کہی کہ "طلبہ کو ڈاکٹر عبدالسلام کے نقش قدم پر چلیں"۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام ایک سڑا ہوا متعصب قادیانی اور یہودی ایجنٹ ہے۔ ایک دشمن اسلام کے نقش قدم پر چلنے کی دعوت دینا اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

علماء کے وفد کی صدر مملکت سے ملاقات، وفاقی شرعی عدالت میں علماء جج فوراً مقرر کئے جائیں، مولانا اسعد تھانوی

کراچی (اپ پ) وفاقی مجلس شوریٰ پاکستان کے سابق ممبر مولانا محمد اسعد تھانوی کی زیر قیادت ملک بھر کے علماء کے ایک وفد نے ایوان صدر میں صدر مملکت جنرل ضیاء الحق صاحب سے ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ دستور پاکستان کے تحت وفاقی شرعی عدالت میں تین علماء جج ہونا چاہئیں جن کی آسامیاں گذشتہ چھ ماہ سے خالی پڑی ہیں ان پر فوراً تقرر کیا جائے ملک کے دینی حلقوں میں اس بات سے بے چینی پھیلتی ہے کہ شریعت کی بالادستی کے لئے اب تک جو اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان پر بھی پوری طرح عملدرآمد نہیں ہو رہا مولانا اسعد تھانوی نے صدر مملکت کی توجہ شریعت بل کے بارے میں عوام کے جذبات کی طرف بھی مبذول کرائی اور اپیل کی کہ سلسلہ میں صدر صاحب ممبران اسمبلی پر اپنا بھرپور اثر ڈالیں وفاق المدارس پاکستان کے سند یافتگان کو حکومتی فیصلوں کے باوجود سرکاری کالجوں میں ملازمت اور جامعات میں داخلے نہیں دیئے جا رہے اس پر صدر صاحب نے کہا کہ ایسی مثالیں لوگ انفرادی طور پر ان کے علم میں لائیں۔ صدر صاحب نے مولانا اسعد تھانوی کی دعوت پر آئندہ سال جنوری میں جامعہ خیر المدارس ملتان کے معائنہ کی دعوت اور کراچی میں انجمن تاجران چنیوٹ کے عشائیہ میں شرکت پر آمادگی کا اظہار کیا۔ وفد میں قاری رشید الحسن، مولانا جی پیرا، مولانا حنیف جالندھری، مولانا عبداللہ خلجی، شیخ محمد حنیف، مولانا ارشاد الحق تھانوی، پروفیسر غازی احمد صاحب نے بھی ملاقات کی

کی سازشوں سے خبردار کیا ہے۔ نعمت اللہ بدنام ترین انسان ہے مسلمان مزدوروں کو نکال کر ہمیشہ وہاں قادیانیوں کو بھرتی کرتا ہے مسلمان مزدوروں کو نوکری اور چھوکری کے لالچ میں قادیانی بناتا ہے جس کی وجہ سے اس کو انڈس ڈائنگ مل سے ختم نبوت والوں کی کوشش سے نکالا گیا۔ قادیانی تبلیغ کرنے کی وجہ سے سلطی مل کے غیور مسلمانوں نے اس کی پٹائی کر دی تھی۔ پھر سینکڑوں مسلمان مزدوروں کو سلطی مل کراچی سے نکال دیا گیا۔ اسلام اسلام کا نعرہ لگانے والی حکومت نے اس غریب مسلمان کی کوئی مدد نہ کی اب چوہدری نعمت اللہ قادیانی انڈس ڈائنگ کے مالک سیٹھ سکندر حلیم کے خلاف آئے دن مختلف ملوں میں اجلاس کر رہا ہے۔ اس کی مل میں قادیانی محمد احمد کا قبضہ کرانا چاہتا ہے جو کہ سکندر حلیم نے نعمت اللہ قادیانی کو نکالا تھا پھر اس کے ذریعے چار صد مسلمانوں کے نکالنے کا پروگرام ہے۔ جو ختم نبوت کے شیدائی ہیں۔ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس شریر قادیانی لیڈر کا قانون کے ہاتھوں سے محاسبہ کیا جائے ورنہ مجاہدین ختم نبوت قادیانیوں کا محاسبہ کرنا جانتے ہیں۔ انڈس مل کے مسلمان مزدوروں کے ذلیل کرنے کے منصوبہ میں خلیل باجوہ قادیانی لیکچرار بستی بھی پیش پیش ہے۔

امریکی سینیٹ کی طرف سے قادیانیوں کی حمایت میں قرارداد کی منظوری پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے،

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

ملتان۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا ہے کہ امریکی سینیٹ کی طرف سے قادیانیوں کی حمایت میں قرارداد منظور کرنا پاکستان کے اندرونی معاملات اور مذہبی امور میں مداخلت ہے۔ جس پر حکومت پاکستان کو سرکاری سطح پر امریکی حکومت سے احتجاج کرنا چاہیے اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے اس قرارداد کو واپس کروانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے حق میں یہ قرارداد امریکی سامراج کی قادیانیت نوازی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی خود کو مظلوم قرار دیتے ہیں جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ کیونکہ مظلوم تو مسلمان ہیں جن کے پیشوا اور نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر مرزائیوں نے ڈاکہ ڈالا ہے اور پھر خود کو مسلمان ظاہر کرکے ان کا ایمان چھین رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں نے اندرون ملک حالات کو خراب کرنے اور ملک کو توڑنے کی سازشیں کی ہیں۔ اور اب بھی وہ ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نام نہاد مظلوموں نے مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کرکے ان کے ورثا اور مسلمانوں کو کرب میں مبتلا کر رکھا ہے اور قاری محمد حبیب، طالب علم نقیر اللہ کو شہید کرنے کے علاوہ سکھر، ساہیوال، خوشاب اور مردان میں مسلمانوں پر قاتلانہ حملہ کی دھمکیاں دیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانی اہلکاروں کو سبکدوش کرنا چاہیے۔

چوہدری نعمت اللہ قادیانی کے خلاف کارروائی کی جائے

حیدرآباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن کے انچارج مولانا نذیر احمد بلوچ نے آج ایک پریس ریلیز جاری کیا جس میں انہوں نے صوبہ سندھ کی انتظامیہ کو چوہدری نعمت اللہ قادیانی (جو سلطی مل کراچی اور تاج لیگاف کورنگی کا انچارج ہے)

بالہم مسجد لندن جلسہ ختم نبوت

لندن (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد بالہم لندن میں ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں بالہم کے خطیب مولانا منور حسین سورتی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ چودہ سو سال سے امت محمدیہ کا یہ متفقہ عقیدہ چلا آ رہا

ہے۔ ختم نبوت میں امت کی وحدت کا راز مضمر ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت سے انحراف اُمت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اللہ وسایا نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں میں باہمی اتفاق و اتحاد پر زور دیا اور منکرین ختم نبوت کے خلاف کام کرنے کی اہمیت کو واضح کیا۔ انہوں نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ قرآن و حدیث اور چودہ سو سالہ اُمت کے اجماع کی رو سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت واضح کی۔ اجتماع ظہر سے مغرب تک جاری رہا۔ ملتان کے مختلف مقامات سے مسلمانوں نے شرکت کی آخر میں سامعین کو سوالات کا موقع فراہم کیا گیا۔ مولانا اللہ وسایا نے سامعین کے اعتراضات کے جوابات نہایت موثر انداز میں دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس مردان

رپورٹ: نمائندہ خصوصی مردان

مردان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ مردان کے امیر جناب مولانا قاضی محمد یونس کی قیادت میں مردان کے غیور مسلمان جن میں اکثریت نوجوانوں کی ہے۔ ایک عرصہ سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنی نجی کاروباری و دیگر مصروفیات کو پس پشت ڈال کر شب و روز اپنی اخروی نجات کے سرگرم عمل ہیں۔ ان جیالوں کی مخلصانہ سعی کی بدولت اللہ تعالیٰ کی امداد و نصرت ہر موقع پر ان کا استقبال کرتی دکھائی دیتی ہے۔ اس کی ایک ادنیٰ سی جھلک [illegible] روڈ پر دیکھی گئی۔ ختم نبوت کانفرنس کے لیے اس مقام پر ایک نہایت ہی شاندار اسٹیج تیار کیا گیا۔ جسے رنگ برنگ جھنڈوں اور مختلف کتبوں سے نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ علماء کرام کے لیے اسٹیج پر نہایت سلیقہ سے صوفہ سیٹ رکھے گئے تھے۔ جس پر مردان کے جید علماء کرام تشریف فرما تھے۔ لاؤڈ اسپیکر کا انتظام بہت اچھا تھا۔ پروگرام کے مطابق کانفرنس کا آغاز ٹھیک ۹ بجے حضرت مولانا امداد اللہ مدظلہ خطیب مردان کی صدارت میں جناب قاری خالد محمود صاحب کی تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔

نعت اور تلاوت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اسلام آباد جناب محمد صدیق صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ مرزائیت کے خاتمہ تک جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کی طرف سے مرزائیت کا تعاقب جاری ہے۔ مجلس کے مبلغ اور تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اس جہاد میں برابر کے شریک ہیں۔ اور مشترکہ جدوجہد ہی کے نتیجے میں مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ اور امتناع قادیانیت آرڈیننس مسلمانوں کے اتحاد کی وجہ سے نافذ ہوا۔ اور انشاء اللہ مسلمانوں کا یہ اتحاد ہی مرزائیت کی موت ثابت ہوگا۔

آپ کے بعد مجلس سرحد کے ناظم اعلیٰ مولانا انوار الحق نور نے اپنے خطاب کا آغاز ان اشعار سے کیا۔

محمد ہی کے دم سے افتخار آدمیت ہے
محمد جان حسن شان حسن آن حسن ہے
اک امی نے سب ادیان و ملل منسوخ کر ڈالے
محمد تاجدار منصب ختم رسالت ہے

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس مسلمان کا سرمایہ دین و دنیا ہے۔ حضرت امیر شریعت فرمایا کرتے تھے۔ جان کی حفاظت کی خاطر مال قربان کرکے جان بچاؤ، عزت و ناموس کے بچانے کے لیے مال و جان قربان کرکے عزت و آبرو کی حفاظت کرو اور جب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر و اقدس پر حملے ہو رہے ہوں تو پھر مال و جان قربان کرکے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھ کر قربان ہو جانا ہی عشق رسول کا حق بنتا ہے۔ مولانا نے زور دیکر کہا کہ سرزمین پاکستان میرا وطن ہے۔ اس کی مٹی سے ہمیں پیار و محبت ہے۔ اس کی حفاظت کو بھی قربان کرکے عزت و عظمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے سے دریغ نہیں کریں گے۔ کیونکہ مسلمان کو اسلام نے درس ہی یہ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے بعد محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں اور ان کی اطاعت کریں۔ مولانا نے مرزائی کتب کے حوالوں سے یہ ثابت کرتے ہوئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی تو کیا شریف انسان بھی نہ تھا۔ آپ نے مرزائیوں کو چیلنج کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جاؤ میرے خلاف عدالت میں توہین مرزا کے متعلق مقدمہ درج کراؤ۔ میں عدالت میں یہ ثابت کروں گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بدکردار، بداخلاق، شرابی، زانی، بدقماش جھوٹے ساقط الشان کچھ بھی نہیں تھا۔

اس موقع پر مولانا نے آئینہ کمالات اسلام مصنفہ مرزا قادیانی کا حوالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی نے اپنے نہ ماننے والوں کو کنجریوں کی اولاد کہہ کر مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے۔ آپ نے جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں مسلمانوں سے ہاتھ اٹھوا کر اور کلمہ پڑھا کر یہ وعدہ لیا کہ اپنی غیرت ایمانی کے تقاضوں کے مطابق مرزائیوں سے کسی بھی قسم کے تعلقات نہیں رکھیں گے۔ اور ان سے کسی قسم کا لین دین نہیں کریں گے۔ آپ کی پرجوش تقریر کے بعد طالبعلم رہنماؤں محمد طاہر اور محمد سلیم عبید نے اپنے خطاب میں اعلان کیا کہ طلباء برادری تحفظ ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رضاکار فورس کی حیثیت سے ختم نبوت کے ان جرنیلوں کی قیادت میں جدوجہد کرنا باعث نجات اور باعث فخر ہے۔ مرزا طاہر بھگوڑے کے اس اعلان کو کہ مسلم صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ دیوانے کی بڑ قرار دیتے ہوئے اسے پاکستان سے غداری قرار دیا۔ اور ان نوجوانوں نے کہا کہ پاکستان کی بقاء اور سالمیت کے لیے ہم سر دھڑ کی بازی لگا کر اس کی حفاظت کریں گے۔ کیونکہ پاکستان میں اسلام اور قرآن و سنت کا نظام قائم ہونا مقدر ہو چکا ہے۔ سیکرٹری جنرل جناب ناصر جمیل صاحب نے اپنی تقریر میں نہایت تفصیل کے ساتھ مجلس کی کارکردگی بیان کرتے ہوئے کہا کہ مردان کے جوانوں نے یہ عہد کیا ہے کہ اب پاکستان میں محمد عربی کی شان میں گستاخی کرنے والی زبان کو گدی سے کھینچ نکال کر کتوں کے سامنے ڈالا جائے گا۔ اور رسول عربی کی شان اقدس کے خلاف لکھنے والے ہاتھ کاٹ کر کے ناموس رسالت کا تحفظ کریں گے۔ انہوں نے تمام مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے کہا کہ آپ کے تعاون اللہ

اللہ کے فضل و کرم سے مرزائیت سے پاکستان کی سرزمین پاک ہو کر رہے گی۔ مولانا نور الحق نور نے صدر جلسہ کی طرف سے چند قراردادیں پیش کیں۔ اور اس کے بعد خطیب سرحد حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے ڈاکٹر نے بیماری کی وجہ سے دو ماہ تک کے لیے تقریر کرنے سے منع کیا ہے۔ لیکن ختم نبوت کانفرنس کی وجہ سے آیا کہ اگر ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل نہ کرنے پر زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ دوران تقریر ہی موت مجھ پر حملہ کر کے میری زندگی کا چراغ گل کر دے گی اور اگر موت مجھے ختم نبوت کے اسٹیج پر ختم نبوت کی حفاظت کے بیان کے دوران آ جائے۔ تو بس یہی میری کامیابی اور نجات کا ذریعہ ہوگا۔ جلسہ گاہ میں پہنچ کر جب میں نے ہزاروں کی تعداد میں کالج کے نوجوانوں کو سفید اجلے کپڑوں اور کالی کالی خمیدہ داڑھیوں میں دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ مرزائیت کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان نوجوانوں سے ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت کا کام لینا ہے۔ آپ نے نصیحت کے انداز میں طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اصل میں آپ ہی آئندہ پاکستان کی کشتی کے ناخدا ہیں۔ اور پاکستان کی حکمرانی خواہ وہ اسمبلیوں کے ذریعہ ہو یا عدالتوں کے ذریعہ سے نظم و ضبط کی نگرانی ہو۔ یہ آپ ہی کے ذریعہ ہوگی۔ لہٰذا آپ لوگوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو کام اس وقت آپ کو سونپا گیا ہے۔ اس پر اپنی توجہ مکمل طور پر رکھتے ہوئے حصول تعلیم کو مکمل کریں۔ اسی میں آپ کی اور پاکستانی قوم کی بھلائی ہے۔ ہاں اگر کسی وقت ملک و ملت اور دین اسلام کو خطرہ لاحق ہو جائے تو تعلیم سے زیادہ اسلام اور پاکستان کی حفاظت کو اہمیت دے کر میدان میں نکلیں اس وقت میدان میں آنا ہی بہتر ہوگا۔ مولانا بجلی گھر نے حکومت کو متوجہ کراتے ہوئے کہا کہ نو سال کا یہ دور اور اس سے پیشتر حکومتوں میں ایک بات جو مشترک ہے۔ وہ یہ ہے کہ حاکم وقت اسلام کے سلسلہ میں مخلص نہیں۔ ہر اقتدار کے خواہش مند نے اسلام کے نام پر قوم سے ووٹ حاصل کیے اور جب وہ اسلام کی سیڑھی کے ذریعہ اقتدار کی کرسی پر قابض ہونے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر سب سے زیادہ ظلم ان کے ہاتھوں اسلام کے ساتھ کیا جاتا ہے اور اسلامی شعائر کا مذاق کھلے عام اڑایا جاتا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں حکمران گروہ نے ہر وقت ظلم و ستم کیا ہے۔ لیکن شمع ختم نبوت کے پروانوں نے جان و مال کی قربانیاں پیش کر کے سنت صدیقی کے پرچم کو بلند رکھنے کا عزم کر رکھا ہے۔ آج یہ پنڈال ہمیں ماننے والوں کا سمندر اسی عہد کی تجدید کے لیے یہاں جمع ہے کہ ہم ختم نبوت کی حفاظت سرحدوں کا مذاکرانہ مقابلہ کرتے کریں گے۔ آپ کی تقریر کے بعد ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

دارالعلوم ہولکمب (برطانیہ) کی اسناد کو

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اور جامعہ ازھر نے قبول کرلیا

لندن (ا ب ر) دارالعلوم ہولکمب بری کے پریس ریلیز کے مطابق دارالعلوم کی تعلیمی اسناد کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اور جامعہ ازہر مصر نے قبول کر لیا ہے۔ اور دارالعلوم سے فارغ ہونے والے کا ان یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم اور ڈاکٹریٹ کے لیے داخلہ منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ امسال جامعہ ازہر مصر کے لیے دارالعلوم کے فضلاء کی ایک جماعت جو چھ علماء کرام پر مشتمل ہے مصر روانہ ہو گئی۔ ان کو ہیتھرو ائیرپورٹ پر مولانا بلال شبلی کی قیادت میں علماء کرام کی بڑی تعداد نے رخصت کیا۔ اس موقع پر رخصت کرنے والے علماء اور ان کے دوسرے تعلق والوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا بلال حسین سورتی خطیب جامع مسجد بالہم لندن نے کہا کہ دارالعلوم ہولکمب بری انگلینڈ کا فیض اب پوری دنیا میں پھیل رہا ہے۔ مدینہ یونیورسٹی اور جامعہ ازہر مصر کا دارالعلوم کی اسناد کو قبول کرنا یہ دارالعلوم کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ جس کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ برطانیہ کے امیر اور دارالعلوم کے مہتمم مولانا یوسف متالا پوری ملت اسلامیہ کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

بقیہ: مردان ختم نبوت کانفرنس

جامع شریعت پیر طریقت قائد ملت اسلامیہ الحاج مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کی خدمت اقدس میں درخواست کرتا ہے کہ آپ فوری طور پر مرکزی مجلس عمل کا اجلاس طلب فرما کر حزب اقتدار اور ملک کی تمام پارٹیوں میں پاکستان کی بقاء اور سالمیت کے لئے بات چیت کرنے کی جدوجہد کا آغاز فرما دیں۔

یہ اجلاس اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر بھروسہ کرتے ہوئے مجلس عمل کی اس جدوجہد کی کامیابی کا یقین رکھتا ہے۔ یہ اجلاس اس سلسلہ میں حکمران جماعت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ حب الوطنی کے جذبہ سے کام لے کر تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کو ملک کی بقا اور سالمیت پر بات چیت کی دعوت دے کر اعلیٰ سیاسی بصیرت کا ثبوت فراہم کریں۔

یہ اجلاس پاکستان کے تمام محب وطن عوام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مکمل اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستان کے تحفظ کی خاطر سیسہ پلائی دیوار بن کر روسی سامراج اور امریکی سامراج کے ایجنٹوں اور مرزائی یہودی گٹھ جوڑ پر ضرب کاری لگاتے ہوئے اسلام دوستی اور حب الوطنی کا ثبوت دیں۔

مردان ختم نبوت کانفرنس کی قراردادیں اور مطالبات

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوجوانان مردان کے زیر اہتمام یہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا تاریخی اجتماع اعلان کرتا ہے کہ امت مسلمہ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ پیروکار دائرہ اسلام سے خارج مرتد و زندیق ہیں اور پاکستان کے آئین کی رو سے مرزائی دیگر اقلیتوں کی طرح پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت ہیں لیکن حالات اور واقعات کے مطابق اس غیر مسلم اقلیت نے نہایت ہی ڈھٹائی کے ساتھ آئین پاکستان سے کھلم کھلا بغاوت کا جرم کرتے ہوئے پاکستان کے اس دستوری اور آئینی فیصلے کو صحیح طریقہ سے قبول نہیں کیا۔ اور مرزائیت کے موجودہ جھگوٹے سربراہ مرزا طاہر کی لندن سے خصوصی ہدایات کے مطابق پورے ملک میں مرزائیوں نے اپنی نجی املاک، معبد خانوں، دکانوں اور مکانوں پر نمایاں طریقہ سے کلمہ طیبہ، قرآنی آیات لکھنے اور کلمہ طیبہ کے بیج سینہ پر لگا کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے شعائر اسلامی کی توہین کے جرم کے ساتھ دستور پاکستان سے بغاوت کے عظیم جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ۔

★ اسلام اور دستور پاکستان کے اس باغی گروہ مرزائیت کو خلاف قانون قرار دے کر بغاوت کے جرم میں مرزائی باغیوں پر مقدمہ چلا کر قانون کے مطابق ان کو سزا دی جائے۔

★ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے مطابق پاکستان میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کر کے اسلام کے تحفظ کا فریضہ ادا کیا جائے۔

★ "قانون امتناع قادیانیت" مجریہ ۱۹۸۴ء پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے اس آرڈی ننس میں موجود چند اصولی اور ٹیکنیکل امور کی وضاحت کر کے ملک بھر کی ضلعی انتظامیہ کے ذمہ دار حکام کو ہدایت دی جائے کہ مرزائیوں کی طرف سے اس آرڈی ننس کی خلاف ورزیوں پر فوری اور بروقت انسدادی کارروائی کر کے مرزائی مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دے کر قانون کی بالادستی قائم کریں۔

★ مرزائی غیر مسلموں کی معبد خانوں کی ہیئت کا تقرر کر کے اہل اسلام کی مساجد کے ساتھ مرزائی معبد خانوں کی مشابہت ختم کرنے کے فوری اقدامات کئے جائیں۔

(۲) ختم نبوت کانفرنس مردان کا یہ اجلاس عام حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کی تمام کلیدی آسامیوں سے مرزائیوں کو علیحدہ کر کے ان آسامیوں پر مسلمانوں کا تقرر کیا جائے اور مرزائیوں کی صحیح مردم شماری کرا کر دیگر اقلیتوں کے تناسب کے لحاظ سے سرکاری ملازمتوں میں ان کا کوٹہ مقرر کیا جائے۔ ★ چوں کہ مرزائی اپنے عقائد زندیقیہ کے باعث جہاد کے منکر ہیں اور مذہب مرزائیہ میں جہاد قطعاً حرام ہے اس بناء پر یہ عظیم الشان اجلاس پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ افواج پاکستان میں منکرین جہاد مرزائیوں کی بھرتی پر پابندی عائد کر کے افواج پاکستان کو منکرین جہاد سے پاک کرنے کے فوری اقدامات کئے جائیں۔

(۳) ختم نبوۃ کانفرنس مردان کا یہ عظیم الشان اجتماع مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی شہید کے اغوا اور اس کی شہادت کے واقعہ پر حکومت کی بے غیرتی یا کم از کم نرم الفاظ میں حکومت کی بے حسی کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومتی رویہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ شہید ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کے قاتلوں کی فوری گرفتاری کے مؤثر اقدامات کرتے ہوئے اس سازش کے اصلی سرغنہ جھگوڑے مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعہ واپس لا کر گرفتار کر کے شامل تفتیش کر کے مجرموں کو برسرعام پھانسی دی جائے۔

★ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اسلم قریشی شہید کیس میں تفتیشی ٹیموں کی کارروائی سے امت مسلمہ کو آگاہ کرے، اور اس سلسلہ میں وزیر اعظم

پاکستان نے جو وعدہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے قائدین سے کیا تھا کہ چار ماہ میں اس واقعہ کی تحقیقات مکمل کرا کر مجرموں کو گرفتار کیا جائے گا۔ مگر وزیر اعظم کے اس وعدہ کو ۹ ماہ کا طویل عرصہ گزر چکا ہے اور معاملہ ہنوز روز اول کی طرح ہے لہٰذا ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ وزیر اعظم پاکستان اس تفتیشی ٹیم کے نتائج سے قوم کو آگاہ کرتے ہوئے مجلس عمل سے اپنے وعدہ کا ایفا کریں۔ یہ اجلاس مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ اسلم قریشی شہید کیس میں مثبت اور ٹھوس قسم کے قانونی اقدامات کر کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے عملی جدوجہد کریں۔ جس سلسلے میں مردان کے غیور مسلمان مجلس عمل کے حکم پر ہر قسم کی قربانی کا عہد کرتے ہیں۔

(۴) ختم نبوت کانفرنس مردان کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں ساہیوال میں دو مسلمانوں کو مرزائی غنڈوں نے فائرنگ کر کے نہایت بیدردی سے شہید کر دیا تھا اور رمضان المبارک ۱۹۸۵ء میں سکھر کی مرکزی جامع مسجد منزل گاہ میں نماز فجر کی جماعت پر مرزائی شرپسندوں نے بم پھینک کر دو مسلمانوں کو شہید اور کئی مسلمانوں کو زخمی کر دیا تھا ان پر دو مقدمات کی باقاعدہ سماعت فوجی عدالتوں کے ذریعے ہوئی اور عدالتوں نے قانونی تقاضوں کی تکمیل کے بعد جرم ثابت ہونے پر مرزائی مجرموں کو موت کی سزا سنائی جسے تقریباً نو ماہ سے رحم کی اپیلوں کے بہانوں سے ٹالا گیا جس کے باعث اہل اسلام میں شدت کی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ لہٰذا ہم پرزور الفاظ میں ان مجرموں کو جلد از جلد تختہ دار پر چڑھانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(۵) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مردان کے زیر اہتمام یہ عظیم الشان اجلاس سرکاری مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری کے اس بیان کی شدید مذمت کرتا ہے جس بیان کے ذریعہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور پاکستان کے غدار مرزائی غیر مسلموں کو مسلم لیگ میں شمولیت کی دعوت دے کر ملت اسلامیہ کے دلوں کو زخمی کیا ہے یہ اجلاس سرکاری مسلم لیگ پر واضح کرتا ہے مرزائیوں کی سرکاری مسلم لیگ میں شمولیت کے بعد ہر مسلمان کا یہ فرض ہوگا کہ عشق محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے جذبہ کے تحت سرکاری مسلم لیگ سے بغاوت کرے اور سرکاری مسلم لیگ کی رکنیت قبول نہ کریں۔ یہ اجلاس سرکاری مسلم لیگ کے ذمہ دار افراد سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ رسول عربی علیہ التحیہ والسلام سے محبت کے ثبوت کے طور پر مسلم لیگ کو دروازہ ملک وملت دشمن مرزائیوں پر بند کر کے واضح اعلان کر کے کم از کم مسلم لیگ کے نام کی لاج رکھیں۔

(۶) ختم نبوت کانفرنس مردان کا یہ عظیم الشان اجلاس مردان کی ضلعی انتظامیہ کے اس تعاون پر کہ انہوں نے اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں قانون کے تقاضوں کے عین مطابق اہل اسلام سے تعاون کرتے ہوئے قانون کی بالادستی قائم کرنے کی کوشش احسن طریقہ سے سرانجام دی ہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے اور انتظامیہ کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہے کہ مردان کی عدالتوں میں معمار آرڈی نینس کی خلاف ورزیوں کے جملہ مقدمات کو جلد از جلد نمٹا کر مرزائی مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دیں۔

(۷) یہ اجلاس عام ضلع مردان کے علماء کرام اور مسلمانوں کو عموماً اور مردان کے غیور علماء مسلمانوں کو خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے سلسلے میں جرأت بہادری اور غیرت اسلامی کا ثبوت دیتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوجوانان مردان سے مخلصانہ تعاون کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حضور التجا کرتا ہے کہ اللہ اس تعاون کے بدلے انہیں دین اور دنیا کی خوشیوں سے مالا مال فرما کر روز محشر حضور خاتم النبیین سید المرسلین ساقی کوثر محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب فرماوے۔ آمین

(۸) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس مردان کا ایک عظیم الشان اجتماع اندرون ملک بموں کے حالیہ دھماکوں کراچی اور حیدرآباد میں پرتشدد واقعات اطراف ملک میں فرقہ وارانہ فسادات اور ملکی سرحدات پر بھارت اور افغانستان کی افواج کا اجتماع ہر روز پاکستانی سرحدات پر افغانستان کے ذریعہ روسی طیاروں کی فائرنگ اور سرحدی حدود کی خلاف ورزیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے واضح الفاظ میں اس وقت ملک کی سالمیت اور بقاء کا خطرہ محسوس کرتا ہے۔ اور اقتدار کی کرسی پر حکمران اور ملک کی تمام حزب اختلاف کی جماعتوں سے پرخلوص درخواست کرتا ہے کہ وہ پاکستان کی سالمیت اور بقاء کی خاطر اپنے تمام اختلافات نہایت فراخدلانہ افہام وتفہیم کے ذریعے طے کرنے کی پالیسی پر گامزن ہو کر پاکستان کے تحفظ کے لئے جذبہ ایثار کا مظاہرہ کریں۔ حالات کی سنگینی کا تقاضا ہے کہ اس وقت اقتدار اور کرسی کے تحفظ کی بجائے پاکستان کے تحفظ کو اولیت دی جائے۔

★ یہ اجلاس ملک کے تمام مکتب فکر کی نمائندہ تنظیم مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی قائدین خصوصاً شیخ المشائخ مرشد العلماء

(باقی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

عن عقبة بن الحارث قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطى رقاب الناس الى بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج عليهم فرأى انهم قد عجبوا من سرعته قال ذكرت شيئا من تبر عندنا فكرهت ان يحبسني فامرت بقسمته . (رواه البخاری مشکوٰۃ)

ترجمہ: عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ طیبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا سلام پھیرا اور جلدی سے اٹھ کر نہایت عجلت کے ساتھ لوگوں کے مونڈھوں پر گزرتے ہوئے ازواج مطہرات کے گھروں میں سے ایک گھر میں تشریف لے گئے۔ لوگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرح جلدی تشریف لے جانے سے تشویش پیدا ہوئی کہ نہ معلوم کیا بات پیش آگئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے واپس تشریف لائے تو لوگوں کی حیرت کو محسوس فرمایا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سونے کا ایک ٹکڑا یاد آگیا تھا جو گھر میں رہ گیا تھا۔ مجھے یہ بات گراں گذری کہ کہیں موت آجائے۔ اور وہ رہ جائے اور میدان حشر میں اس کی جواب دہی اور اس کا حساب مجھے روک لے اس لئے اس کو جلدی بانٹ دینے کو کہہ آیا ہوں۔

اسی قصہ میں دوسری حدیث میں ہے کہ مجھے یہ بات ناپسند ہوئی کہ کہیں میں اس کو بھول جاؤں اور وہ رات کو میرے پاس رہ جائے۔ اس سے بڑھ کر ایک اور قصہ حدیث میں آیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھسات اشرفیاں تھیں (اسی وقت کہیں آگئی ہوں گی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی شدت کی وجہ سے مجھے ان کو تقسیم کرنے کی مہلت نہ ملی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ وہ اشرفیاں تقسیم کر دیں؟ میں نے عرض کیا آپ کی بیماری نے بالکل مہلت نہ دی، فرمایا اٹھا کر لاؤ۔ ان کو ہاتھ پر رکھا اور فرمایا کہ اللہ کے نبی کا کیا گمان ہے (یعنی اس کو کس قدر ندامت ہوگی) اگر وہ اس حال اللہ جل شانہ سے ملے کہ یہ اس کے پاس ہوں۔

ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا گیا جس میں وارد ہے کہ رات ہی کو کہیں سے آگئی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند اڑ گئی جب اخیر شب میں میں نے اُن کو خرچ کر دیا جب نیند آئی (احیا)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات اشرفیاں تھیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رکھی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ وہ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس بھیج دو۔ یہ فرمانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی۔ جس کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں مشغول ہوگئیں تھوڑی دیر میں افاقہ ہوا تو پھر یہی فرمایا اور پھر غشی ہوگئی۔ بار بار غشی ہو رہی تھی۔ آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بار بار فرمانے پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس وہ بھیج دیں۔ انہوں نے تقسیم فرما دیں۔

یہ قصہ تو دن میں گذرا، اور شام کو کروہ شنبہ کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی آخری رات تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چراغ میں تیل بھی نہ تھا۔ ایک عورت کے پاس چراغ بھیجا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ وصال کا وقت قریب ہے، اس میں گھی ڈال دو کہ اسی کو جلالیں (ترغیب)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس قسم کا اور قصہ نقل کیا گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے چہرہ مبارک پر تغیر (گرانی) کا اثر تھا۔ میں یہ سمجھی کہ طبیعت ناساز ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے چہرہ پر گرانی کا اثر ہے، کیا بات ہوئی فرمایا سات دینار رات آگئے تھے وہ بستر کے کونے پر پڑے ہیں اب تک خرچ نہیں ہوئے۔ (عراقی احیاء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدایا تو آتے ہی رہتے تھے لیکن دل ہو رات ہو صحت، بیماری ہو، اس وقت تک طبیعت مبارک پر بوجھ رہتا تھا۔ جب تک وہ خرچ نہ ہو جائیں اور یہ ہے کہ اپنے گھر میں بیماری کی شدت میں رات کو جلانے کو تیل بھی نہیں لیکن سات اشرفیاں موجود ہیں پر بھی گھر کی ضرورت کا نہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال آیا نہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کو یاد آیا کہ تھوڑا سا تیل بھی منگا لیں۔

مرزائیت کا مقابلہ کیا جائے گا۔

جوہر آباد (پ ر) جمعیت طلبہ اسلام ضلع خوشاب کے نگران مولانا رشید احمد ربانی، جمعیت طلبہ اسلام گورنمنٹ کالج جوہر آباد کے صدر راؤ ارشد خان ضلع خوشاب کے جنرل سیکرٹری حافظ احمد خان، جمعیت طلبہ اسلام جوہر آباد کے صدر ملک محمد طارق اعوان، سینئر نائب صدر امیر حسین، نائب صدر حافظ مسعود الرحمٰن، جنرل سیکرٹری غلام مرتضیٰ، سیکرٹری ارشد خان، خزانچی چوہدری عامر زاہد، سیکرٹری نشر و اشاعت اکبر الحق نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ تعلیمی اداروں میں مرزائیت کا مقابلہ کیا جائے گا

تھوڑی دیر

اللہ والوں کی مجلس میں

حضرت شفیق بلخیؒ فرماتے ہیں کہ میں ۱۴۹ھ میں حج کو جارہا تھا، راستہ میں قادسیہ (ایک شہر کا نام ہے) میں اترا۔ میں لوگوں کا زیب و زینت اور ان کا ہجوم اور کثرت دیکھ رہا تھا، میری نظر ایک نوجوان خوبصورت پر پڑی کہ اس نے کپڑوں کے اوپر ایک بال کا کپڑا پہن رکھا تھا، پاؤں میں جوتا بھی تھا۔ اور سب سے علیحدہ بیٹھا تھا، میں نے خیال کیا کہ یہ لڑکا صوفی قسم کے آدمیوں میں سے معلوم ہوتا ہے کہ راستہ میں دوسروں پر بوجھ بنے گا، میں اس کو جا کر فہمائش کروں، اس خیال سے میں اس کے قریب گیا۔

جب اس نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا، کہنے لگا اے شفیق اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (حجرات ۳۰) بدگمانی سے بچو بعض گناہ گمان ہوتے ہیں! اور یہ کہہ کر مجھے چھوڑ کر چل دیا۔ میں نے سوچا کہ یہ تو بڑی مشکل بات ہوگئی میرا نام لے کر دعا اور مجھے جانتا بھی نہیں! میرے دل کی بات کہہ کر چل دیا، یہ تو کوئی واقعی بزرگ آدمی ہے۔ میں اس کے پاس جا کر اپنے گمان کی معافی کراؤں میں جلدی جلدی اس کے پیچھے چلا مگر وہ میری نظروں سے غائب ہوگیا، پتہ نہ چلا، جب ہم واقصہ پہنچے تو دفعتہً اس پر نظر پڑی کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور اس کا بدن کانپ رہا ہے۔ اور آنسو بہہ رہے ہیں میں نے اس کو پہچان لیا اور اس کی طرف بڑھا تاکہ اپنے اس گمان کی معافی کراؤں، مگر میں نے اس کی نماز سے فراغت کا انتظار کیا، اور جب وہ سلام پھیر کر بیٹھا تو میں اس کی طرف بڑھا۔ جب اس نے مجھ کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا اے شفیق پڑھو، وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى (سورہ طٰہٰ ۔ ۴) اور بلاشبہ میں بڑا بخشنے والا ہوں، ایسے لوگوں کا جو توبہ کرلیں، اور ایمان لے آئیں اور پھر سیدھے راستہ پر قائم رہیں۔

یہ آیت پڑھ کر وہ پھر چل دیا، میں نے کہا یہ شخص تو ابدال میں سے معلوم ہوتا ہے، دو مرتبہ میرے دل کی بات پر متنبہ کر چکا، پھر جب ہم زبالہ پہنچے تو دفعتہً میری نظر اس جوان پر پڑی، کہ وہ ایک کنویں پر کھڑا ہے ایک چھوٹا سا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہے اور کنویں سے پانی لینے کا ارادہ کر رہا ہے۔ کہ وہ پیالہ کنویں میں گر پڑا میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "تو ہی میری پرورش کرنے والا ہے جب میں پیاسا ہوں پانی سے اور تو ہی میری روزی کا ذریعہ ہے جب میں کھانے کا ارادہ کروں"۔ اس کے بعد اس نے کہا اے میرے اللہ تجھے معلوم ہے اے میرے معبود میرے آقا کہ اس پیالہ کے سوا میرے پاس کچھ نہیں ہے بس اس پیالہ سے مجھے محروم نہ کیجئے، شفیق کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ کنویں کا پانی اوپر کو آگیا اس نے ہاتھ بڑھایا اور پیالہ پانی سے بھر کر نکال لیا۔ اول وضو کیا، اور چار رکعت نماز پڑھی، اس کے بعد ریت اکٹھا کر کے ایک ایک مٹھی بھر کر اس پیالہ میں ڈالتا جاتا تھا اور اس کو ہلا ہلا کر پی رہا تھا، میں اس کے قریب گیا اور سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا، میں نے کہا اللہ نے جو نعمت تجھے عطا کی ہے اس میں سے کچھ اپنا بچا ہوا مجھے بھی کھلا دیجئے، کہنے لگا کہ شفیق اللہ جل شانہ کی ظاہری اور باطنی نعمتیں ہم پر رہتی ہیں اپنے رب کے ساتھ نیک گمان رکھو، یہ کہہ کر وہ پیالہ مجھے دیدیا، میں نے جو اس کو پیا تو خدا کی قسم اس میں ستو اور شکر گھلی ہوئی تھی، اس سے زیادہ خوش ذائقہ اور اس سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے کبھی نہیں کھائی تھی، میں نے خوب پیٹ بھر کر پیا۔ جس کی برکت سے کئی دن تک نہ تو مجھے بھوک لگی، اس کے بعد مکہ مکرمہ داخل ہونے تک میں نے اس کو نہیں دیکھا جب ہمارا قافلہ مکہ مکرمہ پہنچ گیا تو میں نے قبۃ الشراب کے قریب ایک مرتبہ آدھی رات کے قریب نماز پڑھتے دیکھا، بڑے خضوع و خشوع سے نماز پڑھ رہا تھا۔ اور خوب رو رہا تھا۔ صبح تک اسی طرح نماز پڑھتا رہا، جب صبح صادق ہوگئی۔ تو وہ اسی جگہ بیٹھا تسبیح پڑھتا رہا اس نے صبح کی نماز پڑھی اور پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔

پھر وہ باہر جانے لگا۔ میں اس کے پیچھے لگ گیا، باہر جا کر دیکھا تو راستہ میں جس حالت میں دیکھا تھا اس کے بالکل خلاف بڑے حشم و خدم غلام اس کے موجود ہیں۔ چاروں طرف سے اس کو گھیر رکھا ہے سلام کر کے حاضر ہو رہے ہیں۔ میں نے ایک شخص سے جو میرے قریب تھا۔ دریافت کیا کہ یہ بزرگ کون ہیں، اس نے بتایا کہ یہ حضرت موسیٰ بن جعفر یعنی حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔ مجھے تعجب ہوا اور میں نے خیال کیا کہ یہ عجائب واقعی ایسے ہی سید کے ہونے چاہئیں۔

حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب بہت ہیں۔ ان حضرات کا تو پوچھنا ہی کیا ہے کہ یہ اس خاندان کے سورج چاند اور ستارے ہیں، حق تعالیٰ شانہ نے اس خاندان ہی میں وہ خصوصی جوہر اور اخلاق کا کمال رکھا ہے۔ جہاں تک ہم جیسوں کی پرواز بھی نہیں ہے۔ سیدوں کے خاندان کا معمولی آدمی بھی کوئی عجیب عادت اپنے اندر رکھتا ہے

شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ

محمد عثمان انوری۔ کراچی

دنیا میں ہند و پاک کے علماء کو یہ امتیازی مقام حاصل ہے کہ انہوں نے خدمت دین متین کے ساتھ ساتھ ملی کارنامے بھی انجام دیئے ہیں۔ اور یہاں کے مقامی سیاسی اور قومی تحریکوں کی ہر جدوجہد میں بھی پیش پیش رہے ہے۔ گزشتہ صدی میں فرنگی سامراج کے خلاف علماء حق کا ہراول دستہ حضرت امداد اللہ مہاجر مکی، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت حافظ ضامن شہید، شیخ الہند مولانا محمود الحسن، مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا تاج محمود امروٹی، مولانا محمد صادق، مولانا احمد علی لاہوری اور ان ہی اکابر کے ایک با اعتماد اور باوقار ساتھی جو حضرت ہند و پاک میں بلکہ عالم اسلام میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ اور حریت پسند اور حق پرست لوگوں میں ان کا مقام بلند ہے۔ جو اپنے زمانے کے شیخ الحدیث، شیخ شریعت، طریقت امام معرفت واقف امور سیاست ماہر تاریخ و معیشت اور سب سے بڑھ کر حریت اور آزادی کے علمبردار جن کی وجہ سے برصغیر کو آزادی ملی بلکہ فرنگی سامراج سے دنیا کے ۷۰ ملکوں کو آزادی نصیب ہوئی۔

آپ کی ولادت ۱۸۷۹ء ٹانڈہ ضلع فیض آباد یوپی ہند میں ہوئی آپ کے والد محترم ایک نیک سیرت بزرگ تھے اور ہندوستان کے مشہور باکرامت ولی کامل حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی کے خلفاء میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ ان کا نام نامی سید حبیب اللہ تھا۔ آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص انس و محبت تھی، اسی لیے آپ نے اپنے دونوں صاحبزادوں کو حضرت مولانا محمود الحسن کے پاس دارالعلوم دیوبند میں داخل کرایا۔ اور دارالعلوم دیوبند میں ان کی تعلیم سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ میں ہجرت کی نیت سے تشریف لے گئے حضرت شیخ الاسلام مدنی حضرت شیخ الہند کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔ اور قطب العالم مولانا رشید احمد گنگوہی سے بیعت تھے۔ اس کے علاوہ مکہ مکرمہ میں حضرت اقدس حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے بھی بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت دونوں بزرگوں نے عطا فرمائی۔ ہندوستان میں علماء حق فرنگی کے خلاف تحریک آزادی کے لیے بھرپور جدوجہد کر رہے تھے اسی دوران حضرت شیخ الہند حج پر تشریف لے گئے تو انہیں انگریز دشمنی میں گرفتار کر لیا گیا اور انہیں اسیر بنا کر مالٹا بھیج دیا گیا تو آپ بھی رضاکارانہ طور پر اپنے استاذ محترم کے ساتھ رہے اور اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ مالٹا میں استاذ محترم کے ساتھ ایام اسیری کے دوران آپ کے گھر کے اکثر افراد انتقال فرما گئے۔ اور حضرت شیخ الہند کی رہائی پر بشارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہندوستان کی آزادی میں حصہ لینے تشریف لائے اور تحریک آزادی ہند میں اعلیٰ خدمات انجام دیں۔ اور جیل کی سزائیں بھی ہوتی رہیں۔ اور پھر حضرت شیخ الہند کے ۱۹۲۰ء میں انتقال کے بعد ان کے جانشین قرار پائے۔ اور مولانا سید انور شاہ کشمیری کے بعد دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث، صدر المدرسین اور صدر جمعیۃ علمائے ہند جیسے اہم عہدوں پر فائز رہے۔ دارالعلوم دیوبند میں تیس سال کے دوران آپ کے پانچ ہزار شاگرد باقاعدہ دورہ حدیث پڑھ کر فارغ ہوئے اور تقریباً پچاس لاکھ افراد آپ سے سلسلہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ میں بیعت ہوئے۔ اور تقریباً ۱۶۷ حضرات کو خلافت سے سرفراز فرمایا پاکستان میں آپ کے خلفاء میں حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مدظلہ لاہور، مولانا قاضی مظہر حسین چکوال، صوفی کامل مولانا رحمت اللہ صاحب بہاولپور، اور ارشد تلامذہ میں مولانا مفتی ولی حسن شیخ الحدیث بنوری ٹاؤن کراچی، حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک جامعہ حقانیہ پشاور، مولانا محمد زکریا ممبر صوبائی اسمبلی سندھ، مولانا عبدالحکیم سابق ممبر قومی اسمبلی راولپنڈی، مولانا عاشق الٰہی مہاجر مدنی قابل ذکر ہیں۔ اور اس کے علاوہ کالج، یونیورسٹیوں کے اکثر پروفیسر حضرات اور دینی مدارس کے بانی حضرات بھی بالواسطہ آپ کے شاگرد ہیں۔

آپ کو اپنے ہم عصر بزرگوں میں بھی بڑی قدر و منزلت حاصل تھی۔ چنانچہ مولانا اشرف علی تھانوی، علامہ شبیر احمد عثمانی، مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی، مولانا محمد الیاس دہلوی، مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری، حاجی ترنگ زئی صاحب پشاوری، مولانا محمد علی مونگیری بہاری، مولانا محمد علی جوہر، سید اصغر حسین دیوبندی، مولانا عبیداللہ سندھی وغیرہم آپ کے تقویٰ، اخلاص کا اعتراف کرتے تھے۔ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ عرب و ایران افغانستان، مراکش، ترکی، الجزائر، افریقہ میں بھی آپ کے لاکھوں عقیدت مند موجود ہیں۔ آپ نے سترہ سال مدینہ منورہ میں اپنی ریش مبارک سے روضۂ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جالیاں صاف کی ہیں۔ آخری عمر میں آپ مسلمانوں کی اصلاح تعمیر و ترقی اور اسلام کے لیے انہیں ثابت قدم رکھنے اور عالم اسلام کے اتحاد کے کوشاں رہے۔ دینی، علمی اخلاقی، اصلاحی اور دینی مدارس کی سرپرستی فرماتے رہے شب و روز کی محنت شاقہ اور مصروفیتوں کی وجہ سے صحت

(باقی صفحہ ۲۹ پر)

اسلام اور بھائی چارہ

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر۔ کراچی

قرآن کریم نے ایمان والوں کو بھائی سے تعبیر فرمایا ہے، ارشاد باری ہے:

(انما المؤمنون اخوۃ)

مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں (سورہ حجرات آیت ۱۰) اور اس اخوت کی بنیاد ایمان کو قرار دیا ہے جو نہایت ہی مضبوط اور دائمی بنیاد ہے، یعنی سب کا ایک رب، ایک رسول، ایک کتاب، ایک قبلہ اور ایک دین، جو کہ دینِ اسلام ہے۔ اور اسی ایمان اور تقویٰ کو فضیلت کی بنیاد قرار دیا۔ اور یہ بتا دیا کہ انسان رنگ ونسل اور قوم وقبیلہ کے اعتبار سے نہیں بلکہ ایمان اور تقویٰ جیسی اعلیٰ صفات سے دوسروں پر فوقیت حاصل کرتا ہے۔ اور قوم وقبیلے صرف تعارف اور جان پہچان کے لئے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔ (یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثٰی وجعلناکم شعوبًا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر) (الحجرات:۱۳)۔

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہیں مختلف شاخیں اور مختلف قبیلے بنایا۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، اللہ کے نزدیک تو تم سب میں بڑا عزت والا وہ ہے جو تم سب میں بڑا پرہیزگار ہے، بے شک اللہ سب کو جانتا ہے اور سب کے حال سے باخبر ہے۔

نیز اخوت اسلامی کے ساتھ محبت اخلاص وحدت اور خیر خواہی جیسے صفات لازمی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑی نعمت شمار ہوتی ہیں، قرآن کریم نے اس صفت کو بطور نعمت ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے (واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فألف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا) (آل عمران ۱۰۳) اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اللہ نے تم پر کیا ہے جب کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے سخت دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی، سو تم اس کے فضل سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والوں کے آپس کے تعلقات اور اخوت ومحبت کو ایک جسم کے مختلف اعضاء سے تشبیہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

مثل المؤمنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم مثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی (مسلم)

ایمان والوں کی آپس میں محبت، رحمدلی اور شفقت کی مثال ایک جسم جیسی ہے کہ جب اس جسم کے کسی حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ گویا اخوتِ اسلامی کا تقاضا یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے غم دکھ اور خوشی میں برابر کا شریک ہو چاہے وہ مسلمان مشرق کا رہنے والا ہو یا مغرب کا

اسلام نے اس اخوت کو قائم رکھنے اور اسے مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا حکم دیا ہے۔ اور ایسے تمام اسباب اور تعرضات سے روکا ہے جو اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ارشاد باری ہے۔ (واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا) "اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔"

اللہ کی رسی سے مراد قرآن کریم اور اس کی تعلیمات ہیں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وعمل سے امت کے سامنے پیش فرمایا ہے اگر تم سب مل کر اس قرآن کو مضبوط تھامے رہو جو خدا کی مضبوط رسی ہے یہ رسی ٹوٹ تو نہیں سکتی ہاں چھوٹ سکتی ہے۔ اگر سب مل کر اس کو پوری قوت سے پکڑے رہوگے، تو کوئی شیطان شرانگیزی میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ اور انفرادی زندگی کی طرح مسلم کی اجتماعی قوت بھی غیر متزلزل اور ناقابل اختلال بھی ہو جائے گی۔ قرآن کریم سے تمسک کرنا ہی وہ چیز ہے جس سے بکھری ہوئی قوتیں جمع ہوتی ہیں اور ایک مردہ قوم نئی زندگی حاصل کرتی ہے۔

اخوت اسلامی کو نقصان پہنچانے والی چیزوں میں ایک دوسرے کو حقیر جاننا اور سب کا مذاق اڑانا بھی ہے" اس لئے قرآن کریم نے اس سے بھی ایمان والوں کو روکا ہے ارشاد خداوندی ہے۔ یا ایھا الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظلمون، (الحجرات آیت ۱۱)

اے ایمان والو نہ تو مردوں کی کوئی جماعت دوسرے مردوں کی کسی جماعت سے مذاق کرے، کیا عجب ہے کہ جو لوگ مذاق اڑا رہے ہیں ان سے وہ لوگ بہتر ہوں جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے، یہ ممکن ہے کہ جو عورتیں ہنسی اڑانے والی ہیں ان سے

وہ عورتیں بہتر ہوں جن کی ہنسی اڑائی جارہی ہے۔ اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو طعنہ دیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے لقب سے پکارا کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق کا نام بہت بُرا ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں گے تو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہوں گے۔

اگر دو مسلمان بھائیوں یا دو مسلمان جماعتوں میں اختلاف اور جھگڑے کی صورت پیدا ہو جائے تو مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان دونوں میں صلح کرانے کی کوشش کریں۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون (الحجرات ۱۰)

"مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں، تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"

یعنی صلح اور جنگ کی ہر حالت میں یہ ملحوظ رہے کہ دو بھائیوں کی لڑائی یا دو بھائیوں کی مصالحت ہے، دشمنوں اور کافروں کی طرح برتاؤ نہ کیا جائے۔ جب دو بھائی آپس میں لڑ پڑیں تو یوں ہی ان کو ان کے حال پر نہ چھوڑ دو بلکہ اصلاح ذات البین کی پوری کوشش کرو اور ایسی کوشش کرتے وقت خدا سے ڈرتے رہو کہ کسی کی بے جا طرف داری یا انتقامی جذبہ سے کام لینے کی نوبت نہ آئے۔

اخوتِ اسلامی کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کا خیر خواہ ہو۔ جو بھلائی وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسرے بھائی کے لئے پسند کرے اور جو بُرائی اور نقصان اپنے لئے ناپسند کرتا ہو وہ اپنے بھائی کے لئے بھی ناپسند کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لا یؤمن أحدکم حتیٰ یحب لأخیہ ما یحب لنفسہ،

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے، جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ایک دوسری روایت میں یوں فرمایا۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے مسلمان محفوظ ہوں"۔ ایک اور روایت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بھائی کی ایذا رسانی کو ایمان کے منافی قرار دیا ہے۔ آپ نے بہت بار قسم اٹھا کر فرمایا بخدا وہ شخص مؤمن نہیں جس کی شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔ اخوتِ اسلامی کو مضبوط کرنے کے لئے ایک اہم وسیلہ آپس میں محبت و اخلاص کے ساتھ ملنا ملانا اور ایک دوسرے کو سلام اور دعا دینا بھی ہے جس سے دل صاف ہوتے ہیں اور محبت بڑھ کر اخوتِ اسلامی میں قوت کا ذریعہ بنتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لن ید خلوا الجنۃ حتیٰ تؤمنوا. ولن تؤمنوا حتیٰ تحابوا ادلا أدلکم علیٰ شئی لو فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم تم ہرگز جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ۔ اور اس وقت تک تم ایمان دار نہیں بن سکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اسے بجا لاؤ تو آپس میں محبت کرنے لگو۔ آپس میں کثرت سے سلام پھیلاؤ۔ بہرحال قرآن کریم نے مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیا ہے اور اس اخوت اور محبت کو اللہ کی نعمت قرار دیا ہے، اور اس محبت اور اتحاد پر ان کی عزت اور قوت کا مدار ہے۔ اور اس اخوت کو قائم رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور ان عام صفات کو اپنانا جن سے یہ اخوت کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے، جیسے خیر خواہی، محبت اخلاص، ایثار، ملنا ملانا، صلح جوئی، اور ایک دوسرے کو سلام اور دعا پیش کرنا وغیرہ

اللہ تعالیٰ امتِ اسلامیہ کو بھائی بھائی بننے اور اس اخوت کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ٹوپی پہننا سنت ہے

زاہد ابرار، بیر کالونی کراچی۔

س: میرا ایک دوست بلوچ بیر کالونی میں واقع ایک سکول میں زیر تعلیم ہے۔ اس میں ٹوپی پہن کر جانے کی وجہ سے وہاں کے اساتذہ کے عتاب کا نشانہ بن رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ چونکہ حج جیسے بڑے رکن کو ننگے سر ادا کیا جاتا ہے اس لیے ٹوپی پہننا کوئی ضروری نہیں ہے۔ اور اس کو روزانہ ٹوپی پہن کر آنے کی وجہ سے مارا جاتا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ حدیث کی روشنی میں جواب دیں تاکہ اساتذہ بھی گناہ سے بچ سکیں اور میرا دوست بھی بے فکر ہو کر ٹوپی پہن سکے۔

ج: سر پر ٹوپی پہننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے اور سنت نبوی ہے۔ چنانچہ شمائل ترمذی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی کے بارے میں ہے کہ

(ا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔ (ب) وطن میں آپ سر سے چپکی ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔ (ج) آپ کے سفر کی ٹوپی اٹھی ہوئی اور بارڈر دار ہوتی تھی۔ (شمائل ترمذی صلام مترجم)

باقی حج پر اس کو قیاس کرنا غلط ہے کیونکہ حج میں ہر قسم کا سلا ہوا لباس پہننا منع ہے۔ اور ٹوپی بھی ایام حج کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ لہٰذا اس سے منع کرنا ایک مسلمان کے باعث شرم ہے۔

رمی کا وقت

مولانا غلام مصطفیٰ فاضل دیوبند کراچی (ڈسٹرکٹ خطیب ایسٹ)

س: میں امسال بحیثیت رہبر حجاج حج پر گیا بحالت منیٰ میں قیام کے دوران نماز با جماعت میں اختلاف رہا۔ بعض ائمہ نے نماز میں دونوں جگہ منیٰ اور عرفات جو کہ مسجد نمرہ میں موجود نہیں تھے۔ قصر نماز پڑھائی اور بعض نے پوری نماز ادا کی، براہ کرم تحریر فرمائیں کہ آیا ان مقامات پر نماز با جماعت قصر ہے یا نہیں۔

دوم یہ کہ شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت کس وقت

آپ کے مسائل

سے شروع ہوتا ہے اور کب تک کنکریاں مارنا جائز ہیں۔

ج: جو حضرات مکہ مکرمہ میں مقیم تھے، خواہ مکہ مکرمہ کے باشندے ہوں۔ یا باہر کے حضرات ہوں، مگر منیٰ روانگی سے پندرہ روز قبل وہ مکہ مکرمہ آکر ٹھہر گئے تھے۔ یہ حضرات منیٰ اور عرفات میں پوری نماز پڑھیں گے۔ ان کے لئے قصر جائز نہیں اور باہر سے آنے والے وہ حضرات جو مکہ مکرمہ میں مسافر تھے اور انہیں منیٰ روانگی سے قبل مکہ مکرمہ میں پندرہ روز قیام کا موقع نہ ملا۔ وہ منیٰ اور عرفات اور عرفات میں مسافر ہی ہوں گے اور قصر پڑھیں گے۔ الغرض منیٰ اور عرفات میں اتمام یا قصر کا مدار مکہ مکرمہ میں مقیم ہونے یا نہ ہونے پر ہے۔

(۲) پہلے دن دسویں ذی الحجہ صرف جمرۃ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کی جاتی ہے۔ اس کا وقت طلوع صبح صادق سے شروع ہوجاتا ہے۔ مگر طلوع آفتاب سے پہلے رمی کرنا خلاف سنت ہے اس کا وقت مسنون طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ زوال سے غروب تک بلا کراہت جواز کا وقت ہے اور غروب سے اگلے دن کی صبح صادق تک کراہت کے ساتھ جائز ہے لیکن اگر کوئی عذر ہو تو غروب کے بعد بھی بلا کراہت جائز ہے باقی دنوں میں رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ غروب آفتاب تک بلا کراہت اور غروب آفتاب سے صبح صادق تک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ مگر آج کل ہجوم کی وجہ سے غروب سے پہلے رمی نہ کر سکے تو غروب کے بعد بلا کراہت جائز ہے۔

قادیانیوں سے میل جول

ایم۔ اے خان، کراچی۔

س: مسلمان لڑکی جانتے ہوئے بھی اگر قادیانی لڑکے کے ساتھ عشق میں مبتلا ہو کر اس سے شادی کی خواہش ظاہر کرے اس صورت میں لڑکی اپنے مذہب پر رہے اور لڑکا اپنے مذہب پر، نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔ اگر لڑکی شادی کر لیتی ہے۔ تو آخرت میں لڑکی کن لوگوں میں شامل ہوگی۔

ج: قادیانی مرتد ہیں۔ ان سے نکاح نہیں ہوگا۔ لڑکی ساری عمر زنا کے گناہ میں مبتلا رہے گی۔ جیسے کسی سکھ کے عشق میں مبتلا ہو کر اس سے شادی کرے۔

س: شادی کے لیے لڑکی کی معاونت و حمایت کرنے والے (جبکہ قادیانی لڑکا از خود شادی کرنے سے کئی بار انکار کر چکا ہو اور اسے عاشق لڑکی کی سہیلی وغیرہ نے کسی طور رضامند کیا ہو۔ جس میں لڑکی کے مذہب تبدیل کرنے کے امکانات کو رد نہیں کیا جا سکتا، کے لیے اور خود لڑکی کے لیے شریعت میں سزا کی حد کیا ہے۔ کیا لڑکی جبکہ مسلم گھرانے کی ہے اور غیر مسلم لڑکے سے شادی کا ارادہ کرنے کے شرعی مجرم ہیں اور معاونت کرنے والے بھی واجب القتل نہیں ہیں؟

ج: غیر مسلم کے ساتھ شادی کو جائز سمجھنا کفر ہے۔ لڑکی کی معاونت و حمایت کرنے والوں نے اگر اس شادی کو جائز سمجھا تو ان کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہیے۔

س: بات چیت طے ہونے یعنی منگنی وغیرہ ہونے پر قادیانی لڑکے یا مسلم لڑکی کی طرف سے یا دونوں کی طرف سے مشترکہ طور پر تقسیم کی گئی مٹھائی کھانا اور انہیں مبارکباد دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر مٹھائی کھا سکتے ہیں اور مبارکباد دے سکتے ہیں تو کیوں؟ جبکہ نکاح ہی جائز نہ ہو اور یہ ایک ناجائز فعل کی ابتداء کے سلسلے میں تقسیم کی گئی ہو

ج: مٹھائی کھانا اور مبارکباد دینا بھی رضا کی علامت ہے ایسے لوگوں کو بھی اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہیے

س: اس سلسلے کی مٹھائی کو جائز قرار دینے کے لیے میرے ایک دوست نے دلیل دی کہ ہندوستان میں لوگ (مسلمان) اپنے ہندو پڑوسی کے یہاں شادی وغیرہ کی تقریبات میں شرکت کرتے تھے اور کھاتے تھے۔ میرا نظریہ ہے کہ وہ ہندوؤں کی آپس کی شادی ہوتی تھی، ایک ہی مذہب کا معاملہ تھا۔ لیکن یہاں مسئلہ مسلمان اور مرتد (زندیق) کا ہے اور یہ واضح رہے کہ مسلمان لڑکی بھی اب مرتد ہو گئی یا ہو جائے گی۔ لہٰذا یہ ایک مرتد اور زندیق میں اضافہ پر یا لڑکی کے مذہب تبدیل کرنے، اسلام سے پھر جانے کی خوشی میں مٹھائی ہوگی، نیز یہ بھی بتائیں کہ جنہوں نے مٹھائی کھائی اور اس فعل پر لڑکی لڑکے کو منگنی کے بندھن میں بندھنے پر مبارکباد دی، اب وہ کیا کریں اگر انہوں نے انجانے میں ایسا کیا اگر انہوں نے یہ جانتے ہوئے کہ یہ ناجائز فعل ہے ایسا کیا اب وہ کیا کریں؟

ج: غیر مسلموں کی آپس کی شادی میں مبارکباد دینے کا تو معمول رہا ہے۔ لیکن کسی مسلمان لڑکی کا عقد کسی غیر مسلم سے کر دیا جائے۔ یا نعوذ باللہ کسی مسلم لڑکی کو مرتد کرکے غیر مسلم سے اس کی شادی کر دی جائے تو اس صورت میں کسی مسلمان کو کبھی مبارکباد پیش کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ بلکہ غیرت مند مسلمانوں میں ایسے خبیث جوڑ کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی مثالیں موجود ہیں۔ بہرحال جو لوگ اس میں ملوث ہوئے ہیں۔ ان کو توبہ کرنی چاہیے، اور اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہیے۔ واللہ اعلم

ختم نبوت

مرزا قادیانی کی ہر بات نرالی!

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب ۱۸۹۱ء میں مہدویت اور مسیحیت کا دعویٰ کیا تو ہندوستان کے تمام علمائے اسلام نے اس کی بھرپور تردید کی' ان علمائے کرام میں سے حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری سیشن جج ریاست پٹیالہ مصنف کتاب رحمۃ اللعالمین خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ حضرت موصوف نے رد مرزائیت میں متعدد کتب بھی تصنیف فرمائی تھیں۔ جن کا مرزائی آج تک جواب دینے سے قاصر ہیں۔ حضرت قاضی صاحب کسی کام کے سلسلہ میں بٹالہ تشریف لائے ہوئے تھے کسی مرید نے مرزا قادیانی کو کہا کہ قاضی سلیمان بٹالہ میں آیا ہے آپ کا سخت مخالف ہے۔ اگر اس سے بات چیت ہو جائے تو مفید رہے گا۔ مرزا قادیانی نے قاضی صاحب کی طرف پیغام بھجوا دیا کہ اگر بحث وغیرہ کرنی ہے تو آجاؤ۔ قاضی صاحب نے فرمایا مجھے تو کوئی ضرورت نہیں ہاں اگر کچھ سمجھنا چاہتے ہو تو آجایئے۔ مرزا قادیانی اپنے ایک مرید کو ساتھ لے کر چل پڑا۔ راستے میں مرزا قادیانی کا رنگ زرد پیلا ہونا شروع ہو گیا تو مرید جو ساتھ چل رہا تھا نے کہا حضرت جی رنگ پیلا کیوں ہو رہا ہے تو مرزا جی کہنے لگے کہ غصہ کی وجہ سے' تو مرید نے کہا کہ حضرت غصہ کی وجہ سے رنگ زرد پیلا نہیں بلکہ سرخ ہوتا ہے۔ مرزا جی کہنے لگے غصے کی وجہ سے سرخ رنگ عام آدمیوں کا ہوتا ہے اور نبی کا رنگ غصہ کی وجہ سے زرد ہی ہوتا ہے۔ جب سفر بہت کم رہ گیا تو مرزا جو پر کپکپی طاری ہو گئی تو مرید نے کہا حضرت کپکپی کیوں طاری ہو گئی تو کہنے لگا کہ غصہ بہت زیادہ ہو گیا ہے بحث نہیں ہو سکے گی بہتر ہے کہ واپس چلے جائیں تو مرزا جی نامراد و ناکام ہو کر واپس ہو گئے' یہ واقعہ حضرت قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری نے نواسے جناب شیخ عبدالشکور قریشی صدیقی سنامی جو ڈیرہ غازی خان میں رہتے ہیں نے سنایا موصوف بھی اپنے نانا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے متعدد کتب رد مرزائیت میں حضرت قاضی صاحب کی شائع کر چکے ہیں۔ اللہ پاک ان کو مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مرسلہ، مولانا حکیم محمد اسماعیل عاصم مبلغ ڈیرہ غازیخان

"قادیانی نوازوں کی سرکوبی ضروری ہے"

جناب مکرمی صاحب السلام علیکم۔ آپ کا ارسال کردہ رسالہ "ختم نبوت" باقاعدہ مل رہا ہے۔ اس رسالے کی محنت میں آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ رسالے کا ٹائٹل اس رسالے کو پڑھنے پر مجبور کرتا ہے۔ مجھے اس رسالے کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ جب تک اس رسالہ کو نہ پڑھ لوں سکون نہیں آتا۔ کیونکہ جس شخص کا ختم نبوت پر ایمان نہیں وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس لئے کہ ختم نبوت دین اسلام کی اصل (روح) ہے۔ ختم نبوت کے رسالے ہمارے گاؤں سرائے صالح کے پانچ نوجوانوں نے بھی لگا لئے ہیں۔ محمد حنیف ندیم صاحب کا مضمون بہت ہی پسند آیا۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ میری دوسری درخواست یہ ہے کہ ہمارے ملک کے بعض سیاست دان قادیانی کے مسئلہ میں بولتے رہتے ہیں اور اپنے قادیانی نواز ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ ان کا پوسٹ مارٹم کیا جائے۔ اور ان کے مذہبی عقائد خصوصاً ختم نبوت کے مسئلہ پر قسط وار ہر سیاسی لیڈر کے بارے معلومات مہیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپکو اور آپ کے رفقاء اور خصوصاً پیر طریقت شیخ المشائخ، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کو جزائے خیر دے اور ان حضرات کی عمر میں برکت عطا کرے اور ہمیں ان بزرگوں کے نقش قدم چلنے کی توفیق دے۔ آمین

(فہیم احمد قریشی، سرائے صالح (ہزارہ))

ایک دوست کا اپنے دوست کے نام خط

لٹریچر ملا بہت فائدہ ہوا!

ڈیئر فرید احمد خان صاحب،

السلام علیکم جب ہمیں آپ کا ارسال کردہ رسالہ اور کتابیں موصول ہوئیں یقین کریں انہیں پڑھ کر ہمیں بہت ہی زیادہ ایسی اچھی معلومات ملیں جو پہلے ہم نے کبھی ایسی اچھی کتابیں نہیں پڑھی تھیں۔ ہم نے یہ سارا علم اپنے پاس ہی رکھنے کی بجائے تمام چھوٹے کتابچوں کی فوٹوسٹیٹ کاپیاں کروا کر اپنے تمام دوستوں عزیزوں میں تقسیم کر دیں اور سبھی نے اپنے ایمان کو تازہ کیا۔ فرید خان جیسا کہ آپ جانتے ہی ہیں ہم صرف رشتہ داری کی وجہ ہی سے اُن سے میل ملاپ رکھے ہوتے ہیں (جو کہ ہونا نہیں چاہئیں) ورنہ تو ان کافروں کو اپنے ملک ہی سے نکال دینا چاہیئے۔ کچھ ہماری حکومت اس سنگین مسئلے سے پردہ پوشی کر رہی ہے اور یہ ہمارے درمیان بیٹھ کر ہماری جڑیں کمزور کر رہے ہیں۔ ہمیں مل کر اس کے خلاف جہاد کرنا ہوگا۔ اگر آپ ہمیں اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے تو مجھے امید ہے کہ ہم ڈٹ کر اس کا مقابلہ کر سکیں گے۔ اور وہ دن دور نہیں ہوگا جب اس ملک سے اس مسئلے کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے حاکمین کو عقل عطا کرے اور انہیں اسلام پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

مخلص، وسیم عباسی۔

روشنی کا مینار

مکرمی! جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ: مزاج شریف کے بعد عرض گزارش ہے کہ آپکا رسالہ ختم نبوت دیکھنے کا اتفاق ہوا ماشاء اللہ آپ نے بہت ہی اچھا قدم اٹھایا ہے خدا کرے آپ کو اس عظیم کام میں کامیابی ہو۔ آپ کا رسالہ ظلمت اور اندھیرے میں روشنی کا ایک مینار ہے۔ خدا تعالیٰ اس عظیم رسالہ کو بلند مقام پر پہنچائے اور اسے مزید ترقی دے۔ آمین۔

حافظ ابو حنیفہ عبدالرحیم نیاز۔ رحیم یار خان

سرگودھا کے چند وکلا سے معذرت کے ساتھ

سرگودھا۔ جہانگیر جوئیہ قادیانی ایڈووکیٹ جوہر آباد کو حال قید بامشقت ہوئی۔ اس کے خلاف کلمہ طیبہ توہین کے تین کیس ایک جوہر آباد میں اور ۲ سرگودھا میں ہیں۔ مذکورہ وکیل نے سیشن سے ضمانت کرائی اور ۱۹ اکتوبر کو جب وہ سرگودھا سیشن کی عدالت میں آیا تو پھر کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر بار روم میں اکڑ کر بیٹھ گیا۔ شبان ختم نبوت کے نوجوان وہاں پہنچے اور اس کو دعوت کہ بیج اتار دو مگر مذکورہ وکیل اکڑ گیا۔ دونوں طرف سے ہاتھا پائی شروع ہوئی۔ بعد ازاں وکلاء نے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں شبان کے نوجوانوں کو "غنڈہ" اور "فسادی" کہا گیا ہے۔ ہم اُن چند وکلاء سے معذرت کے ساتھ عرض کریں گے کہ کلام طیبہ کوئی کعبہ تو نہیں ہے۔ جس کا تقدس مجروح ہو گیا۔ افسوس! کہ آپ لوگوں کو حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا تقدس یاد نہ آیا۔ جبکہ ان کے مرزا قادیانی نے حضرت فاطمہؓ کی توہین کی۔ حضرت حسینؓ کی توہین کی۔ حضرت علیؓ کی توہین کی۔ پھر خود جوئیہ جو کہ اپنے آپ کو قانون کا محافظ کہتا ہے۔ علی الاعلان بار میں قانون کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ کیا اگر کوئی قاتل، چور بار میں پناہ پکڑے۔ تو کیا بار اس کو پناہ دے گا۔ شبان ختم نبوت کے تمام اراکین ان چند وکیلوں کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ اگر بار نے آئندہ بھی اس کو پناہ دی۔ تو یہ سارا حادثہ تمہارے ذمہ ہو گا۔ اگر مذکورہ وکیل کلمہ طیبہ کا بیج استعمال کر کے خلاف ورزی کا ارتکاب کرے گا۔ تو ہم اس کو قانون کی بالادستی تسلیم کرنے پر مجبور کریں گے اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

بقیہ: اللہ وسایا کی تقریر

ہزاروں مسلمانوں کا یہ گروہ موجود ہے۔ انشاء اللہ بقیہ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔ آخر میں صرف اتنا کہوں گا کہ مرزا صاحب نہ مہدی تھے، نہ مسیح، نہ نبی، نہ خدا بلکہ از روئے احادیث مبارکہ جھوٹے، دجال، بے ایمان اور کافر تھے اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

(وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)

بقیہ: پہلا فتویٰ کفر

الہامات میں صاف دعویٰ نبوت سمجھے ہیں سچے تھے اسی وجہ سے آپ کو مدعی نبوت کہتے تھے۔ اور اسی بنا پر کفر کا فتویٰ دینے میں حق بجانب تھے۔ مخالف علماء کا علم مرزا صاحب کے علم سے بہتر اور صحیح تر نکلا۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی علماء کو مرزا صاحب کے ان مکفرین کی تعریف کرتے ہوئے مجبوراً لکھنا پڑا کہ "اشد ترین مخالف بھی اگر صحیح بات کہہ جائے تو اسے اس کا حق دینا مومن کا فرض ہے۔ ہم ان مکفرین کی اس جگہ تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔"

(فرقان قادیان ستمبر ۱۹۴۲ء)

"قادیانی علماء مرزا صاحب کے مکفرین کی تعریف کیے بغیر اگر رہیں بھی تو کیونکر رہیں۔ جس نبوت کی تعریف ان کا نبی نہیں جانتا تھا وہ خوب جانتے تھے۔ جس وحی کا صحیح مفہوم ان کا نبی ۲۳ سال سمجھنے سے قاصر رہا۔ وہ پہلے دن سے جان گئے تھے۔ کیا کہنے ہیں مرزا صاحب کے نبی ہونے کے اور قادیانیوں کی طرف سے ان کو نبی ماننے کے اصلاح کے آنے والے نبی کا علم، فہم، فراست غلط۔ مگر جن کی اصلاح کے لیے آیا ان کا فہم و فراست درست۔ کیا اسی کا نام "شان ماموریت" اور آپ کے "علم لدنی" اور "عرفان الہٰی" ہے۔ کیا مرزا صاحب (غلام احمد) کی ماموریت من اللہ کی یہی گت تھی؟ اور آپ کے "علم لدنی" کا یہی سچا مرتبہ تھا؟ اگر آپ (مرزا غلام احمد) کی ماموریت اور آپ کے علم و عرفان کا یہی سچا مرتبہ تھا تو قسم سمجھا آپ مامور من اللہ نہیں تھے!" (قول سدید صفحہ ۲۴)

قول سدید کے صفحہ پر لکھتے ہیں۔

۱۔ مرزا صاحب نہیں جانتے تھے کہ نبوت کیا ہے مگر مخالف علماء جانتے تھے۔

۲۔ مرزا صاحب نہیں جانتے تھے کہ محدثیت کیا ہے مگر مخالف علماء جانتے تھے۔

۳۔ مرزا صاحب اپنے الہامات کا صحیح مفہوم نہیں سمجھتے تھے۔ مگر مخالف علماء سمجھتے تھے۔

۴۔ مخالف علماء پہلے دن سے ہی سمجھ گئے تھے کہ مرزا صاحب کے الہامات میں دعویٰ نبوت ہے

(جاری ہے)

بقیہ: حضرت مدنیؒ

گرتی گئی۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود بھی صحت یاب نہ ہو سکے بالآخر ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء کو دارالعلوم دیوبند میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ عجیب اتفاق ہے کہ ۱۸۵۷ء سے حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے آزادی برصغیر کا جو سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۹۵۷ء سو سال بعد حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ پر ختم ہوا۔ اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں اس مرد مجاہد پر۔

فاتحِ ربوہ مولانا اللہ وسایا کی باطل شکن تقریر

ساری دنیا کا نظام غلط ہو سکتا ہے محمد رسول اللہ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا

علامات مہدیؑ و مسیحؑ اور خرافات مرزا

جناب مولانا اللہ وسایا صاحب ۔ مبلغ مجلس ختم نبوت (ملتان)

خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا: کہ آج دوبارہ بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس اپنے پورے عروج پر ہے اور علمائے کرام کے خیالات سے آپ حضرات مستفید ہوتے رہے ہیں ۔ اس وقت میرا موضوع سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حیات طیبہ ہے ۔

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تین شخصیتیں قیامت سے پہلے ہوں گی ۔ ایک انتہائی ملعون اور دونوں انتہائی محبوب ۔ ملعون دجال ہوگا اور جو محبوب ہونگے انہیں مہدی اور مسیح کہا جاتا ہے ۔ حضور علیہ السلام نے ان کی علامات وغیرہ بیان فرمائی ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا کہ دجال شام اور عراق کے درمیان کے راستے سے خروج کریگا ۔ ساری دنیا میں اس کا فتنہ و فساد ہوگا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا ۔ آپ نے فرمایا کہ دعویٰ خدائی کا کریگا لیکن اس کی اپنی آنکھوں میں مرض ہوگا یعنی اس کی ایک آنکھ کانی ہوگی ۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دجال کے اثرات ہر جگہ جائیں گے سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ۔ اللہ تعالٰے وہاں فرشتوں کی ایک جماعت مقرر کر دیں گے ۔ دجال ہر جگہ جائے گا مگر مکہ مدینہ میں نہیں جا سکے گا ۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت دجال کا فتنہ شدت اختیار کر جائے گا اور اس کا فتنہ اتنا خطرناک ہوگا کہ آج تک دنیا میں جتنے فتنے آئے اور آئیں گے مسلمانوں کے ایمان کے لیے سب سے زیادہ خطرناک ترین فتنہ دجال ہی ہوگا ۔

آپ نے ارشاد فرمایا جس وقت دجال ساری دنیا میں فتنہ و فساد پھیلائے گا اس وقت مدینہ طیبہ میں ایک خلیفہ کا انتقال ہو جائیگا تو حضرت امام مہدی اس خیال سے مدینہ چھوڑ دیں گے کہ کہیں مجھے خلیفہ نہ بنا دیا جائے چنانچہ وہ سفر کر کے حرم کعبہ میں آجائیں گے ۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ طواف کر رہے ہونگے اور وہاں ابدالوں کی جماعت رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان موجود ہوگی ۔ وہ حضرت امام مہدی کے چال ڈھال کو دیکھ کر آپس میں ایک دوسرے کو کہیں گے کہ اس شخص کے چہرے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ آدمی وہ ہے جس کے متعلق حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میری اُمت میں مہدی آئے گا ۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ حجر اسود پر اس کا طواف ختم ہوگا ۔ ابدالوں کی جماعت مقام ملتزم پر جا کر ان سے ملاقات کریں گے ۔ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت ہوگی ۔ (دیکھئے ازالۃ الخفاء ا صـ۶) ۔ یہ بیعت سے فارغ ہونگے کہ اطلاع ملے گی کہ دجال شام کے قریب پہنچ گیا ہے چنانچہ یہ اپنی جماعت کو لے کر قتل دجال کے لیے شام کی طرف روانہ ہونگے ۔ ان کا مقام سفر مکہ سے شام کی طرف ہوگا ۔ ان کی امداد کے لیے آسمان سے ایک اور شخصیت اترے گی ۔

ارشاد فرمایا کہ مکہ سے روانہ ہوئے ان کا نام "محمد" ہے ان کے والد کا نام "عبد اللہ" ہے ان کی والدہ کا نام "آمنہ" ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے ہیں ۔

اور جو آسمانوں سے اتریں گے ان کا نام "عیسٰی" ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں ۔ والدہ کا نام "مریم" ہے ۔ وہ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائیں گے ۔

میرے ماں باپ قربان جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ وہاں جامع مسجد دمشق کے مشرقی منارہ پر عیسٰی علیہ السلام نازل ہونگے ۔ یہ اس وقت کی بات ہے جس وقت شام میں مسلمانوں کی حکومت نہ تھی ۔ دمشق میں مسجد تو در کنار اس کا نام و نشان بھی نہ تھا ۔ آج صدیاں گذرنے کے بعد مسجد بھی موجود ہے ۔ علاقہ بھی موجود ہے اس کا مینار بھی ہے اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ ساری کائنات کا نظام غلط ہو سکتا مگر اللہ کے نبی کا فرمان جھوٹا نہیں ہو سکتا ۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت حضرت عیسٰی نازل ہونگے وہ مینار پر آئیں گے اور حضرت مہدی صحن میں موجود ہونگے ۔ وہ آواز دیں گے ۔ یہ جواب دیں گے جو مینار پر ہیں ۔ ان کا نام اور ہے اور جو صحن میں ہیں ان کا نام اور ہے میں اب آپ دوستوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ شخصیت ایک ہے یا دو ؟ (جواب دیا گیا کہ دو ہیں)

مسلمانو ! نماز پڑھائی جائے گی ۔ پھر ہم سال اس دنیا کے اندر قیام فرمائیں گے حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت مہدی ایک ساتھ رہیں گے ۔ بہر حال یہاں نماز سے فراغت ہوگی وہاں شام میں بیت المقدس میں دجال نے مسلمانوں کو گھیر رکھا ہے ۔ مسلمانوں کا لشکر وہاں محصور ہے ۔ یہ حضرات پہونچیں گے ۔ حدیث میں آتا ہے کہ جونہی دجال حضرت عیسٰی علیہ السلام کو دیکھے گا ۔ کہاں وہ خدائی کا دعویٰ کر اپنے ساتھ جنت دوزخ بھی بنا رکھی ہے اور کہاں یہ حال ہوگا کہ سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام کو دیکھتے ہی اس طرح پگھل جائے گا جس طرح سیسہ پگھل جاتا ہے ۔ (مشکوٰۃ صـ۴۷۳)

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس دن دجال کے ساتھ یہودیوں کی ۷۰ ہزار کی جماعت ہوگی۔ دجال مقام "لد" پر قتل کیا جائے گا (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۷) آپ نے فرمایا کہ مقام "لد" پر قتل ہوگا۔ اللہ کی شان کہ وہ مقام "لد" اسرائیلی فوج کا ایک بیس ہے۔ چھاؤنی ہے۔ آپ کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہورہی ہے

آپ نے فرمایا کہ اس وقت کیفیت یہ ہوگی کہ اگر کوئی یہودی کسی پتھر کے پیچھے چھپے گا تو پتھر آواز دے کر کہے گا۔

میاں مسلمان سپاہی مرے پیچھے یہودی ہے۔ اسے قتل کرو۔ (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۹۶)

آج کی سائنس نے بڑے مسئلے حل کر دیے۔ آج آپ نے یہ دو چار دھات کی تاریں ملا کر لوہے (مائیک) سے بول رہے ہیں۔ تم نے اپنے دماغ کو لڑا کر لوہے سے بلوایا۔ خدا اپنی قدرت سے پتھر کو بلوائے گا۔

آپ نے ارشاد فرمایا جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے۔ آپ کے سر مبارک سے پانی اس طرح ٹپک رہا ہوگا جس طرح غسل کر کے تشریف لائے ہوں جب آسمان پر گئے تھے۔ اس وقت بھی سر کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا جب واپس آئیں گے تو بھی سر کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔ (دیکھئے ابو داؤد جلد ۲ صفحہ ۵۹۳ مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۴۳۰)

آپ نے ارشاد فرمایا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ مکرمہ آئیں گے۔ وہاں طواف کریں گے۔ حج کریں گے۔ عمرہ کریں گے۔ یہاں سے روضہ پر آئیں گے۔ سلام پڑھیں گے۔ میں جواب دوں گا۔ آپ شادی کریں گے۔ اولاد ہوگی۔ پھر انتقال ہوگا اور میرے روضہ طیبہ میں دفن کئے جائیں گے۔

دوستو بزرگو! یہ چند علامات سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں نہایت مختصر طور پر عرض کر دیں۔ ان گذارشات کا حاصل یہ ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی کے بارے میں یہ واضح اور کھلی علامات و نشانات ہیں لیکن اس کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو مسیح بھی کہا مہدی بھی کہا یعنی دونوں الگ الگ نہیں بلکہ ایک ہی ہے اور وہ میں ہوں۔ اس سے پوچھا گیا کہ جناب جو مہدی ہوگا اس کا نام محمد ہوگا۔ تیرا نام غلام احمد ہے۔ جو آئے گا اس کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ تیرے باپ کا نام غلام مرتضیٰ ہے۔ اُن کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا تیری والدہ کا نام چراغ بی بی ہے۔ کس طرح یہ علامات تجھ پر صادق آسکتی ہیں؟

اس نے کہا میں مسیح ہوں۔ ہم نے کہا آنیوالے مسیح کا نام عیسیٰ ہوگا۔ اس کی ماں کا نام مریم ہوگا اور ان کے والد نہیں۔ یہ علامات کس طرح تجھ پر صادق آسکتی ہیں؟ تو مسیح کس طرح بن گیا۔ وہ کہتا ہے کہ:۔

میں مسیح اس طرح بنا دیکھئے یہ کتاب میرے ہاتھ میں ہے اب محمد کی قسم قیامت تک کوئی قادیانی ماں کا لال حوالے کو چیلنج نہیں کرسکتا۔ اسلامی قربانی اس کا نام ہے۔ اس کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ خدا نے میرے ساتھ وہ کام کیا ہے جو مرد اپنی عورت کے ساتھ کرتا ہے۔ کوئی قادیانی دیکھنا چاہے میں دکھانے کے لیے تیار ہوں۔ (اے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالےٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا ہے)

(اسلامی قربانی صفحہ ۱۳)

اس بے ایمان نے کہا کہ پھر وہ ہوا پھر مجھے حمل ہو گیا۔ پھر دس ماہ کا عرصہ گذرا (دیکھئے کشتی نوح صفحہ ۹۶) (عورتوں کی مدت حمل تو نو مہینے ہے گھوڑی کی دس ماہ ہوا کرتی ہے۔ خیر اس کے بعد درد زہ ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے پھر کھجور کے درخت کے تنے کو ہلایا تو پھر میں خود ہی عیسیٰ بن گیا۔

حضرات! مرزا غلام احمد قادیانی کی خرافات دیکھئے اس نے شرافت کا منہ چڑایا ہے۔ ہم نے مرزا صاحب سے کہا کہ صاحب بہادر اگر تم مسیح ہو تو مسیح نے تو مینار پر آنا ہے تمہارا مینار کہاں ہے۔ مرزا صاحب نے کہا کہ بہت اچھا۔ اعلان کر دیا چندہ دو مینار کھڑا کرتے ہیں (پھر اعلان چندہ منارۃ المسیح کے نام سے شائع ہوا تھا۔ اقبال) چنانچہ چندہ اکٹھا ہوا۔ مینار شروع ہوا۔ مرزا پہلے مرا اور مینار بعد میں مکمل ہوا۔

مرزا صاحب کو کہا گیا کہ تم نے تو دجال کا مقابلہ کرنا ہے تو وہ کہنے لگا کہ آج کے پادری دجال ہیں۔ اس سے کہا گیا کہ تم اس کے ساتھ جہاد کرو تو وہ کہتا ہے کہ جہاد تلوار کا نہیں بلکہ قلم کا جہاد ہے (مرزا صاحب کا یہ کہنا بھی بالکل غلط ہے اس لیے کہ مرزا صاحب انگریزوں کے ساتھ جہاد تو کیا کرتے الٹے انہی کی تعریف و توصیف، اطاعت و فرمانبرداری محبت و مودت، وفاداری و خدمت گذاری کے گن گانے لگے تھے۔ اقبال)

مرزا صاحب کو کہا گیا کہ صاحب بہادر کہ اگر تم مسیح ہو تو مسیح کے متعلق یہ علامت بیان کی گئی۔ وہ میرے روضہ میں دفن ہونگے۔ اس نے کہا کہ خدا نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ تو مکہ میں مرے گا یا مدینہ میں۔ یہ شک کی بات کہ یا مکہ میں یا مدینہ میں۔ کیا خدا تعالےٰ کو علم نہ تھا کہ کہاں مرے گا؟ یہ الہام اس کا اپنا اختراعی ہے خدائی نہیں یا پھر شیطانی ہے۔ اب میں اس بحث سے قطع نظر صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب کہاں مرے تھے۔ مجھے کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ سب حضرات اچھی طرح جانتے ہیں۔

الحاصل باتیں ابھی بہت ہیں اور خرافات مرزا بھی بے شمار ہیں۔ ان سب پر تبصرہ کے لیے کافی وقت درکار ہے۔ علمائے کرام ابھی باقی ہیں۔ میں آپ سب دوستوں کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ سب حضرات نے ہماری پکار پر لبیک کہا اور

باقی صفحہ ۲۷ پر

ایک صدی قبل

مرزا غلام احمد پر پہلا فتویٰ کفر

تاج محمد مدرس قاسم العلوم فقیروالی

اگر ایک شخص ساری عمر اعمال صالحہ کا پابند رہے۔ اور اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ کلمہ شہادت و توحید پڑھتے گزر جائے۔ قائم اللیل اور صائم النہار ہو غرضیکہ تمام شعائر اسلامی اور ضروریات دین کا پابند و دوران پر عمل پیرا رہے ان سب کے باوجود صرف اور صرف ایک دفعہ کسی بُت کے سامنے سجدہ کرے یا کسی نبی کی توہین کرے تو وہ یکدم کافر ہو جاتا ہے۔ اور اس کے تمام صحیح عقائد اور صحیح اعمال اسے قعر کفر اور الحاد کی گہرائی سے نہیں بچا سکتے۔

کفر شریعت میں ایمان کی ضد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو نبی کے بھروسہ اور اعتماد پر بے چون و چرا تسلیم کرنے کا نام ایمان ہے۔

جو بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک علی الاتصال اور مسلسل پہنچی ہے۔ اور عہد نبوت سے لے کر اس وقت تک نسلاً بعد نسل ہر زمانہ کے مسلمان اس کو نقل کرتے آ رہے ہوں۔ ایسی قطعی اور یقینی ہے جس میں خطا اور نسیان کا احتمال نہیں۔ ایسے قطعی اور یقینی اور متواترہ امور کا انکار کفر ہے۔

جو شخص آیت "خاتم النبیین" یا حدیث "لا نبی بعدی" میں اُمت مسلمہ کے قطعی یقینی اور اجماعی عقیدہ کے خلاف کسی تخصیص و استثناء کی راہ نکالے کہ آپ خاتم الانبیاء تو ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا مگر بجز اس کے جو ظلی اور بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عین یا ظل ہو۔ ایسا شخص نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۰ء میں محدثیت کے پردہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اپنی کتاب "توضیح مرام" مطبوعہ قادیان طبع اول کے صفحہ ۹ لکھتا ہے۔

"یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے۔ اور محدث بھی ایک معنیٰ سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لیے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاتے ہیں۔ رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔ اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے۔ اور بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے۔ اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے۔ اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ اور نبوت کے معنی بجز اس کے کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔" (توضیح مرام صفحہ ۹)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس تحریر نے برصغیر میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ ہر مکتب فکر کے دو صد نامی گرامی علماء کرام نے مرزا کے خلاف مفصل فتویٰ کفر تحریر کرکے ہزاروں کی تعداد میں شائع کرا کر ملک کے کونے کونے میں پہنچایا۔

مکفرین نے فتویٰ کفر کے صفحہ ۲ پر تحریر کیا۔

"اگرچہ قادیانی نے یہ بات کر دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے۔ اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اس کا دوسرا نام محدثیت ہے۔ اور اس محدثیت کے معنیٰ سے وہ نبوت کا مدعی ہے۔ مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنے ایسے بیان کیے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا۔ اس عبارت "توضیح مرام" میں صاف تصریح منقول ہے۔ جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپ کے نزدیک محدث کے وہی معنیٰ اور حقیقت ہے جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ نے صرف لفظی تعطیل کا ارتکاب نہیں فرمایا بلکہ آپ معنے نبوت کو اپنی ذات شریف میں متحقق سمجھتے ہیں۔ اور حقیقۃً و معناً نبی ہونے کے مدعی ہیں۔"

مکفرین نے فتویٰ کفر کے صفحہ ۲ پر تحریر کیا کہ

"قادیانی کا ختم نبوت کو نبوت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا۔ اور اپنے آپ کو محدث قرار دے کر اپنے لیے جزوی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف صاف مشعر ہے کہ وہ اپنے آپ کو انبیاء بنی اسرائیل کی مانند جو نئی شریعت نہ لائے بلکہ پیروی سابق شریعت کی کرتے اور نبی کہلاتے تھے، نبی سمجھا ہے۔"

ماہنامہ "فرقان" قادیان ۸ر ستمبر ۱۹۴۵ء "رئیس المتنبئین" کا حوالہ دیتے ہوئے اول المکفرین مولوی غلام دستگیر قصوری کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ انہوں نے لکھا ہے کہ

"الغرض براہین احمدیہ کا مصنف ہر چند اپنی زبان سے صریح دعویٰ نہیں کرتا کہ میں نبی ہوں۔ مگر اہل خواص و عوام تو ذکر دیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی خاصہ خواص انبیاء سے باقی نہیں چھوڑا جس کو اس نے اپنے لیے ثابت نہ کیا ہو۔"

مرزا غلام احمد کی کتاب "توضیح مرام" ۱۸۹۰ء میں شائع ہوئی اس کے بعد مرزا قادیانی بڑے جوش و خروش سے اپنی کتابوں میں ختم نبوت کا اعلان کرتا رہا۔ جیسا کہ اس کی مندرجہ ذیل تحریروں سے عیاں ہے۔

۱ "مکفرین کے اعتراضوں میں سے ایک اعتراض

یہ ہے کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے...... اللہ جانتا ہے کہ اس کا یہ قول صریح کذب ہے۔ اس میں ذرا بھی سچائی کی چاشنی نہیں۔" (حمامۃ البشریٰ ص۷۹)

۲۔ "میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرے وہ نبی بھی ہو جاتا ہے۔" (جنگ مقدس ص۶۷)

۳۔ "افتراء کے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔" (کتاب البریہ ص۱۸۴)

۴۔ "میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (آسمانی فیصلہ ص۳)

۵۔ "حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب و کافر جانتا ہوں۔" (تبلیغ رسالت ج۲ ص۲)

۶۔ "ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔" (تبلیغ رسالت ج۶ ص۲)

۷۔ "اسلام میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔" (راز حقیقت ص۱۴)

الغرض مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ۱۹۰۱ء تک کی تحریر میں مدعی نبوت کو لعنتی، بے دین، کافر، کاذب، مفتری اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ لیکن اس کے باوجود مکفرین مرزا قادیانی کی ان تحریروں سے انکار کرتے رہے کہ یہ شخص کذاب اور دجال ہے، مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دے رہا ہے، کیونکہ یہ شخص محدثیت کے ایسے معنے کرنے پر بضد ہے جو در حقیقت نبوت کے معنی ہیں۔ اور یہ کہ یہ شخص دعویٰ تو محدثیت کا کرتا ہے لیکن حقیقتاً و معناً نبوت کا مدعی ہے۔

مکفرین کا فہم و فراست اور علم بالکل صحیح نکلا جب مرزا نے ۱۹۰۱ء میں کھل کر نبوت کا دعویٰ کر دیا، چنانچہ چند ایک حوالجات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص۱۱)

۲۔ "میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۳)

۳۔ "مجھے صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۵۰)

۴۔ "جب مجھے خدا کی طرف سے کہا گیا کہ تو مرسل ہے تو میں نے خیال کیا کہ مجھے اس امر کا دعویٰ کرنے کے لیے بلایا گیا ہے جو مخلوق پر سخت شاق گذرے گا۔" (خطبہ الہامیہ ص۲۰۳)

۵۔ "ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ میں ایک پہلو سے امتی ہوں اور ایک پہلو سے نبی۔" (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۷ء)

۶۔ "جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

تبدیلی عقیدہ کی وجوہات

قادیانی جماعت کے سربراہ دوم مرزا بشیر الدین محمود نے "حقیقۃ النبوۃ" کے نام سے ۱۹۱۵ء میں ایک کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کی تبدیلی عقیدہ کے بارے میں لکھی۔ اس وقت یہ کتاب ہمارے سامنے ہے، مرزا محمود اس کتاب کے ص۱۲۴ پر لکھتا ہے۔

(ا) "بار بار کی وحی نے آخر آپ (مرزا قادیانی) کی توجہ کو اس طرف پھیر دیا کہ ۲۳ سال سے جو مجھ کو نبی کہا جا رہا ہے یہ محدث کا دوسرا نام نہیں بلکہ اس نبی ہی مراد ہے۔"

(ب) اسی کتاب کے ص۱۴۳ پر لکھتا ہے کہ

"آپ (مرزا قادیانی) نے اپنی پچھلی ۲۳ سالہ وحی کو دیکھا تو اس میں آپ کو بار بار ان ناموں سے یاد کیا گیا تھا، پس آپ کو اپنا عقیدہ بدلنا پڑا۔"

(ج) ص۱۲۸ پر لکھتا ہے

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نہیں جانتے تھے کہ میں دعویٰ کی کیفیت تو وہ بیان کرتا ہوں جو نبیوں کے سوا اور کسی میں نہیں پائی جاتی اور نبی ہونے سے انکار کرتا رہا۔"

شکر اللہ خان صاحب منصور لاہوری فریق کے بااثر افراد میں سے ہے۔ اس نے مرزا محمود کی کتاب "حقیقۃ النبوۃ" کی تردید میں ایک کتاب "قول سدید" نامی لکھی ہے جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ منصور صاحب نے اس کتاب میں مرزا محمود کو ایسا رگیدا ہے کہ آج تک ربوہ والوں سے اس کا جواب بن نہیں آسکا۔

"قول سدید" کا فاضل مصنف مرزا محمود کو مخاطب کر کے اس کی لن ترانیوں کے بخیے یوں ادھیڑتا ہے۔

(اے مرزا محمود بتاؤ) "خدا تعالیٰ مرزا صاحب کو نبی نبی پکارتا رہا، مگر مرزا صاحب اس پر انکار کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ ۲۳ سال تک اسی طرح پکارتا جاتا ہے، مگر مرزا صاحب (غلام قادیانی) بھی ۲۳ سال تک انکار پر اڑے رہتے ہیں۔ خدا کو بھی یقیناً یہ پہلا تجربہ ہو گا، سوچتا ہو گا کہ نبی تو بنا بیٹھے۔ مگر اس ہٹ سے کیسے کہ اس کا نبی ہونا منوایا کیونکر جائے۔ طرّہ یہ کہ خدا بھی یہ تو نہیں کرتا کہ مرزا صاحب کو نبی کے معنی سمجھاتے۔ نبی سمجھتا نہیں، خدا سمجھاتا نہیں۔ خدا کو بھی شاید ضد ہو گئی کہ سمجھے گا تو خود ہی سمجھے گا۔ خدا کو یہ سبق تو ضرور آیا ہو گا کہ ایسے شخص کو نبی کیوں بنایا جس کو نبوت کا علم نہیں۔ نبی کو نبوت کا انکار کفر ہے۔ اس لیے کہ نبی اول المومنین ہوتا ہے۔ اب مرزا صاحب نے باوجود نبی ہونے کے۔ خدا کی طرف سے باوجود نبی بنائے جانے۔ اور نبی کے مقام پر کھڑا کیے جانے کے ۲۳ سال تک اپنی نبوت ماننے سے انکار کیا، تو کیا کفر کا ارتکاب نہ کیا؟ اے مرزا محمود بقول تمہارے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مرزا صاحب (غلام احمد) ایک ایسے نبی تھے جو ۲۳ تک بیک وقت نبی بھی تھے اور کافر بھی۔

"قول سدید" کا مصنف ص۵۳ پر لکھتا ہے کہ

"مکفرین علماء کا نبوت اور محدثیت کے متعلق علم بھی صحیح تھا۔ مرزا صاحب کے الہامات کا مفہوم سمجھنے میں ان کا فہم و فراست بھی درست تھا۔ (مرزا صاحب کے

منظور احمد الحسینی

فتنۂ ارتداد اور اس کی سزا

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں میں

قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے اس سال اپنی کانفرنس منعقدہ جولائی ۸۶ء (لندن) میں کہا ہے کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔ ذیل میں اس کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی دجّال قادیان کی تحریریں پیش کی جاتی ہیں جن سے یہ بات معلوم ہوگی کہ (۱) ارتداد اسلام کی نظر میں ایک جرم ہے (۲) جھوٹا دعویٰ نبوت بھی ارتداد ہے (۳) جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے مرتد ہیں (۴) اور ان کی سزا قتل ہے (۵) اور اس سزا قتل کا اجراء صدیقی عزیمت ہے جو لائق مدح و ستائش ہے اب قارئین ان تحریروں کو پڑھ کر فیصلہ کریں کہ مرزا طاہر اور اس کے دادا میں بڑا جھوٹا کون ہے؟

مرتدین کا قتل

ان مرتد لوگوں (یہودیوں) کو محض انکار اور مقابلہ رسول کی وجہ سے بُری طرح قتل کیا گیا یہاں تک کہ ایک دفعہ دس ہزار یہودی ایک ہی دن میں قتل کئے گئے حالاں کہ انہوں نے اپنے دین کی حفاظت کے لئے انکار اور مقابلہ کیا تھا۔ اور اپنے خیال میں پکے موحد تھے اور خدا کو ایک جانتے تھے۔ ہاں یہ بات ضرور یاد رکھو کہ بے شک ہزار روٹ یہودی قتل کئے گئے مگر اس غرض سے نہیں کہ وہ مسلمان ہو جائیں بلکہ محض اس غرض سے کہ خدا کے رسول کا مقابلہ کیا اس لئے کہ وہ خدا کے نزدیک مستوجب سزا ہو گئے اور پانی کی طرح اُن کا خون زمین پر بہایا گیا پس ظاہر ہے کہ اگر توحید کافی ہوتی تو یہودیوں کا کوئی جرم نہ تھا وہ بھی تو موحد تھے۔ وہ محض انکار اور مقابلہ رسول کی وجہ سے کیوں خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل سزا ٹھہرے (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۵-۱۶۷) (نوٹ) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کسی رسول کا مقابلہ کرنا موجب ارتداد ہے اور اس کا قتل لازم ہے۔ مرزا قادیانی اور اسکے پیروکاروں نے رسول کا مقابلہ کیا ہے اس لئے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار بھی مرتد اور واجب القتل ہیں

ارتداد کی مثال خشک ٹہنی سے

"یاد رکھنا چاہیے کہ ایک ٹہنی کے خشک ہو جانے سے سارا باغ برباد نہیں ہو سکتا جس ٹہنی کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے خشک کر دیتا ہے اور کاٹ دیتا ہے اور اس کی جگہ اور ٹہنیاں پھلوں اور پھولوں سے لدی ہوئی پیدا کر دیتا ہے۔" (آسمانی فیصلہ بار سوم ص ۲۳۴) (نوٹ) اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ قادیانیت کو کبھی فروغ نہیں دیگا اور نہ اس سے کوئی کار خدمت انجام ہوگی اللہ تعالیٰ اس کو خشک کر دیں گے۔

مرتدین خبیث فطرت

"ارتداد ہمیشہ ہوتا آیا ہے کہ بعض خبیث فطرت مرتد ہو جاتے ہیں آنحضرت اور مسیح کے وقت بھی مرتد ہوئے" (ملفوظات مرزا ص ۴۲ ج سوم) (نوٹ) اس زمانے میں ان خبیث فطرت مرتدین کی واضح مثال قادیانی ہیں۔

ہزاروں مرتد

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ہزاروں آدمی مرتد ہو گئے ارتداد کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ صرف دو مسجدوں میں نماز پڑھی جاتی تھی" (ملفوظات مرزا ص ۳۲۷ ج ۸) (نوٹ) معلوم ہوا کہ مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے مرتد ہوتے ہیں۔

مسیلمہ کذاب مرتدین میں سے ایک تھا

"کئی بدبخت حضرت موسیٰ کے زمانہ میں ان سے مرتد ہو گئے تھے پھر کئی لوگ حضرت عیسیٰ سے مرتد ہوئے اور پھر کئی بدبخت اور بدقسمت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں آپ سے مرتد ہو گئے چنانچہ مسیلمہ کذاب بھی مرتدین میں سے ایک تھا" (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۴) (نوٹ) کیونکہ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مدعی نبوت مرزا قادیانی کی طرح مرتد ہوتا ہے اور اس کے پیروکار بھی۔

فتنۂ ارتداد

"حضرت ابوبکرؓ نے اس فتنہ (ارتداد) کو فرو کیا اور جنگلی بادیہ نشین مرتدوں کو سدھارا" (ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی ص ۲۲ جلد ۱) (نوٹ) اس سے معلوم ہوا کہ قادیانی مرتدین کا تعاقب صدیقی سنت ہے۔

مرتدوں کو ہلاک کیا گیا

"جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی اور حضرت عمرؓ تلوار کھینچ کر نکلے کہ اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلعم نے انتقال فرمایا ہے تو میں اسے قتل کر دوں گا ایسی حالت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بڑی جرأت اور دلیری سے کلام کیا اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ کے ایک رسول ہی ہیں اور آپ سے پہلے جس قدر نبی گزرے ہیں سب نے وفات پائی اس پر جوش فرو ہوا اس کے بعد بادیہ نشین اعراب مرتد ہو گئے ایسے نازک وقت کی حالت کو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یوں ظاہر فرمایا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم کا انتقال ہو چکا ہے اور بعض جھوٹے مدعی نبوت کے پیدا ہو گئے ہیں اور بعضوں نے نمازیں چھوڑ دیں اور رنگ بدل گیا ہے ایسی حالت اور اس

مصیبت میں میرا باپ آنحضرت صلعم کا خلیفہ اور جانشین ہوا میرے باپ پر ایسے ایسے غم آئے کہ اگر پہاڑوں پر آتے تو وہ بھی نابود ہو جاتے اب غور کرو کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹنے پر بھی ہمت اور حوصلہ کو نہ چھوڑنا کسی معمولی انسان کا کام نہیں یہ استقامت صدق ہی کو چاہتی تھی اور صدیق نے ہی دکھائی ممکن نہ تھا کوئی دوسرا اس خطرہ کو سنبھال سکتا تمام صحابہؓ اس وقت موجود تھے کسی نے نہ کہا کہ میرا حق ہے وہ دیکھتے تھے کہ آگ لگی ہے اس آگ میں کون پڑے حضرت عمرؓ نے اس حالت میں ہاتھ بڑھا کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر سب نے یکے بعد دیگرے بیعت کر لی یہ اُن کا صدق ہی تھا کہ اس فتنہ کو فرو کیا اور ان موذیوں (مرتدوں) کو ہلاک کیا مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ آدمی تھا (ملفوظات مرزا ص 379/1)

(نوٹ) اللہ تعالیٰ قادیانیوں کے قتل کے لئے بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ سا کوئی جانشین پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ اس کو ہزار اجر عطا فرمائے۔

مسیلمہ کو قتل کیا

"خدا ہزار ہا نیک اجر حضرت ابوبکرؓ کو بخشے کہ جلد تر انہوں نے اس فتنہ کو فرو کیا.... اور جیسا کہ انہوں نے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ کو قتل کیا درحقیقت اس تفریح سے بھی بہت سے بیخ اعوج کے کذابوں کو تمام صحابہ کے اجماع سے قتل کیا۔" (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص 46) (نوٹ) جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب اور اس کے مرتد ساتھیوں کو ہلاک کیا اللہ تعالیٰ کوئی ایسا جانشین صدیقؓ پیدا کرے جو مسیلمۂ پنجاب کے مرتد ساتھیوں کو تہہ تیغ کرے۔

جھوٹے پیغمبر مارے گئے

"بہت سے مفسد اور جھوٹے پیغمبر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ سے مارے گئے" (تحفہ گولڑویہ ص 99)

جھوٹے نبیوں کا انجام

"وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک خطرناک زمانہ پیدا ہو گیا تھا کئی فرقے عرب کے مرتد ہو گئے تھے بعض نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور کئی جھوٹے پیغمبر کھڑے ہو گئے تھے اور ایسے وقت میں جو ایک بڑے مضبوط دل اور مستقل مزاج اور قوی الایمان اور دلاور اور بہادر خلیفہ کو چاہتا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ خلیفہ مقرر کئے گئے اور ان کو خلیفہ ہوتے ہی بڑے غموں کا سامنا ہوا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ بباعث چند در چند فتنوں اور بغاوت اعراب اور کھڑے ہونے جھوٹے پیغمبروں کے میرے باپ پر جبکہ وہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر کیا گیا وہ مصیبتیں پڑیں اور وہ غم دل پر نازل ہوئے کہ اگر وہ غم کسی پہاڑ پر پڑتے تو وہ بھی گر پڑتا اور پاش پاش ہو جاتا اور زمین سے ہموار ہو جاتا۔" (تحفہ گولڑویہ ص 99)

"ایسا ہی خدا تعالیٰ نے تمام صحابہ کے سامنے حضرت ابوبکر کے کاموں میں برکت دی اور نبیوں کی طرح اس کا اقبال چمکا اُس نے مفسدوں اور جھوٹے نبیوں کو خدا سے قدرت اور جلال پا کر قتل کیا تا کہ اصحاب رضی اللہ عنہم جانیں کہ جس طرح خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کے بھی ساتھ ہے" (تحفہ گولڑویہ ص 101)

لوگ مرتد ہو گئے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر خلیفۃ الحق کو یہ تمام جماعت صحابہ جو ایک لاکھ سے زیادہ تھے پیش آیا۔ یعنی ملک میں سخت بغاوت پھیل گئی اور وہ عرب کے بادیہ نشین جن کو خدا نے فرمایا تھا قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (سورۃ حجرات) ضرور تھا کہ اس پیش گوئی کے مطابق وہ بگڑتا تا یہ پیش گوئی پوری ہوتی۔ پس ایسا ہی ہوا اور وہ سب لوگ مرتد ہو گئے اور بعض نے زکوٰۃ سے انکار کیا اور چند شریر لوگوں نے پیغمبری کا دعویٰ کر دیا جن کے ساتھ کئی لاکھ بدبخت انسانوں کی جمعیت ہو گئی اور دشمنوں کا شمار اس قدر بڑھ گیا کہ صحابہ کی جماعت ان کے آگے کچھ بھی چیز نہ تھی اور ایک سخت طوفان ملک میں برپا ہوا۔" (تحفہ گولڑویہ ص 101)

ابوبکر کا فیصلہ حق

"آنحضرت فوت ہو گئے اور ارتداد عرب کا طوفان برپا ہو گیا اور جھوٹے پیغمبروں کا ایک دوسرا طوفان ان کو قوت دینے والا ہو گیا۔ ایسے میں حضرت ابوبکر کو بغاوت کے طوفان کے وقت خدا تعالیٰ سے قوت ملی جس شخص کو اس زمانہ کی اسلامی تاریخ پر اطلاع ہے وہ گواہی دے سکتا ہے کہ وہ طوفان ایسا سخت تھا... اگر خدا کا ہاتھ ابوبکر کے ساتھ نہ ہوتا اور اگر درحقیقت اسلام خدا کی طرف سے نہ ہوتا اور ابوبکر خلیفۂ حق نہ ہوتا تو اس دن اسلام کا خاتمہ ہو گیا تھا" (تحفہ گولڑویہ ص 101)

(نوٹ) ان عبارتوں سے چند باتیں معلوم ہوئیں (1) دعویٰ نبوت ارتداد ہے اور مدعی نبوت مرتد (2) مدعیان نبوت کو تہہ تیغ کرنا مقام صدیقیت ہے۔ (3) اگر فتنہ ارتداد کی سرکوبی نہ کی جاتی تو اسلام کا خاتمہ ہو جاتا کہ (4) وہ بڑے ہی بدبخت ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو مانتے ہیں۔

ان عبارتوں سے یہ بات معلوم بھی ہوئی کہ مرزا طاہر کا جس طرح قرآن و حدیث پر ایمان نہیں اسی طرح اس کے نزدیک اپنے دادے کی تحریریں بھی قابل اعتبار نہیں۔ ایک جھوٹے کی سزا کے لئے یہی کافی ہے کہ خود اس کی اولاد بھی اس کی تحریروں کو جھٹلا رہی ہے۔ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ہ

اقبال ۔ مُلّا اور حنیف رامے

علامہ اقبال مرحوم نے اپنے خطبات، مقالات اور گفتگو مجالس میں قادیانیت کا فلسفی اور منطقیانی رنگ میں تجزیہ کیا ہے۔ جس سے جدید طبقہ کو یہ سمجھنے میں مدد ملی کہ قادیانیت کا اصلی منظر کیا ہے؟ اور امت مسلمہ کے حق میں اس کے نتائج کس قدر مہلک ہوں گے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ان مقالات کا اردو ترجمہ حرف اقبال، اقبال اور قادیانی، ارمغان اقبال اور دیگر کتب و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔

اگر مسٹر حنیف رامے ڈاکٹر اقبال مرحوم کے اسلام کو سمجھنے میں مخلص ہیں تو انہیں حضرت العلامہ کشمیریؒ اور علامہ اقبالؒ کے ان مقالات کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے انکو قادیانیت نوازی کے ترک ہونے میں کافی مدد مل سکتی ہے۔ یہی حال علامہ مرحوم کے دوسرے اکابر حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ، حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات و تصنیفات کا ہے۔ جس میں قادیانیت کے موضوع پر عقل و نقل کی روشنی میں اس مسئلے کا حل موجود ہے۔ جس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ "قادیانیت" سے متعلق ان حضرات گرامی قدر کے جو عقائد و خیالات تھے وہی عقائد و خیالات علامہ اقبالؒ کے تھے۔ اور آپ نے بھی انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قادیانیت کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیری ہیں۔ اب مسٹر حنیف رامے خود ہی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ وہ "کو دوستی یا کھلی دشمنی" کے مضمون اور "ہمیں ملا کا اسلام نہیں بلکہ اقبال کا اسلام چاہیے" کہہ کر ان علماء حقانی پر طنز و تشنیع کا تیر چلا رہے ہیں یا پھر علامہ اقبال مرحوم پر ہی غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں۔

آپ ہی اپنے طرزِ عمل کو دیکھیں ذرا
ہم گزارش کریں گے تو شکایت ہوگی

اگر مسٹر رامے علامہ اقبالؒ کا اسلام چاہتے ہیں تو انہیں قادیانیت نوازی ترک کرنا ہوگی۔ اور قادیانیوں کے متعلق وہی روش اپنانی ہوگی جو علامہ اقبال مرحوم اور ان کے اکابر کی تھی۔ علامہ اقبالؒ نے قادیانیت سے متعلق جن خیالات کا اظہار کھل کر کیا ہے؟ اور اُمتِ مسلمہ کو اس عظیم خطرے سے آگاہ کیا ہے۔ وہ ایک الگ مستقل موضوع ہے ہم یہاں علامہ اقبالؒ کے چند مضامین کے اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

محمد اقبال رنگونی

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

اسٹیٹسمین کی ۱۰ جون کی اشاعت میں فرماتے ہیں۔

اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کی حدود مقرر ہیں یعنی وحدت پر ایمان، انبیاء پر ایمان اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ختم رسالت پر ایمان، دراصل یہ آخری یقین ہی وہ ایک حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لیے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں؟ مثلاً خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں۔ لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ بھی قادیانیوں کی طرح انبیاء کے ذریعے وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کر سکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا لیکن ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں..... میری رائے میں تو قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں، یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کریں، ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہو تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔" (حرف اقبال ص۱۳۸)

ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں

"ہم نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا اور مغربیت کی ہوا نے اسے حفظ نفس کے جذبے سے بھی عاری کر دیا ہے بعض ایسے ہی نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کو رواداری کا مشورہ دیا ہے"۔ (حرف اقبال ص۱۲۶)

علامہ مرحوم نے مسئلہ کا حل اس طرح فرمایا ہے کہ:

میری رائے میں حکومت کے لیے بہترین طریق کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو الگ جماعت تسلیم کر لے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا اور مسلمان ان سے ویسی رواداری سے کام لے گا جیسی وہ باقی مذاہب کے معاملہ میں اختیار کرتا ہے۔" (ایضاً)

یہ ہیں علامہ اقبالؒ مرحوم کے افکار و خیالات اور آپ کا اسلام۔ مسٹر حنیف رامے صاحب کو چاہیے کہ وہ اقبال کے آئینہ میں اپنی تصویر دیکھیں اور بتائیں کہ کیا وہ اقبال کے ترازو پر پورے اترتے ہیں؟ کیا انہیں اقبالؒ کا اسلام پسند آیا؟

ہم نے اس وقت صرف ایک مسئلہ "ختم نبوت اور قادیانیت" کے چند پہلوؤں پر اقبالؒ کی تحریرات کی روشنی میں پیش کئے ہیں اس کے علاوہ اور بھی کئی موضوعات ہیں مثلاً خدا کے بارے میں مرزا قادیانی کے نظریات اور علامہ اقبالؒ کے عقائد وغیرہ

حنیف رامے صاحب چونکہ آجکل قادیانیت نوازی میں پیش پیش ہیں اور علماء پر پھبتیاں کس رہے ہیں۔ اس لیے ہم نے یہ چند گزارشات پیش کیں ہیں۔ امید ہے رامے صاحب اس پر غور کریں گے۔

سو سالہ ۱۰۰ جھگڑے کا آسان فیصلہ

مولانا محمد اقبال • رنگونی مانچسٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امابعد!

مندرجہ بالا عنوان سے مرزا طاہر احمد کا ایک بیان ٹریکٹ کی صورت میں آٹھ صفحات کا لندن سے شائع کیا گیا جس میں موصوف نے وفات مسیح کے مسئلہ پر دل کھول کر وضاحت کی اور وہی انداز اپنایا گیا جو موصوف کے باپ دادا کا طریقہ رہا تھا البتہ گستاخی کا انداز سب سے نرالا نظر آیا موصوف کے بیان کی آخری تان اس گستاخانہ جملے پر ٹوٹتی ہے۔

خدا کی قسم عیسیٰ مر چکا ہے اور اسلام زندہ ہے۔ آج اسلام کی زندگی تم سے ایک فدیہ چاہتی ہے۔ وہ کیا ہے؟ ۔ عیسیٰ کی موت ۔ اس لئے عیسیٰ کو مرنے دو اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ یہودیوں عیسائیوں اور قادیانیوں کا ہے۔ قادیانیوں نے اپنے دلائل میں جن جن عبارتوں کا سہارا لیا اسکی قلعی کھل چکی ہے اور ان کے دلائل کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر دی گئیں ہیں پھر حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ۔ قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہو چکا ہے۔ اس لئے ہم مرزا طاہر کا جواب تفصیلی طور پر تو کسی اور مجلس میں عرض کریں گے۔ سردست مختصر جواب لیجئے۔

خدا کی قسم عیسیٰ علیہ السلام حیات ہیں (اے مسلمانو) آج اسلام کی زندگی تم سے ایک عقیدہ چاہتی ہے۔ وہ کیا ہے؟ ۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام۔ لہٰذا حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ رکھو۔ اسی میں قادیانیوں کی موت ہے۔

مرزا طاہر احمد نے سو سالہ جھگڑے کے رفع ہونے کا آسان فیصلہ یوں کیا ہے کہ:

”میں جماعت احمدیہ کی طرف سے چیلنج دیتا ہوں اور اسی بات پر جھگڑا ختم ہو جاتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تم نے آسمان سے زندہ اتار دیا تو خدا کی قسم میں اور میری ساری جماعت سب سے پہلے بیعت کرے گی۔ (ص۶)

مرزا طاہر نے جھگڑے کے ختم ہونے کا جو احمقانہ حل تجویز کیا ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ مرزا طاہر کو معلوم کرنا چاہئے کہ ہم مسلمانوں کا اعتقاد یہ ہے کہ ہم خدا کے بندے اور غلام ہیں۔ خدا یا خدائی طاقتوں کے مالک نہیں۔ ہاں قادیانیوں کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ مرزا صاحب بھی خدائی طاقتوں کے مالک تھے ایک فرعون تھا جس نے انا ربکم الاعلیٰ کا نعرہ بلند کیا تھا مگر دریائے نیل کی موجوں نے ہمیشہ کے لئے اسے نمونہ عبرت بنا دیا۔ دوسرا مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس نے اپنے آپ کو خدا کی مانند (حاشیہ اربعین ۴) اور اپنے آپ کو زندہ کرنے اور مارنے کی طاقت ہونے کا اعلان کیا تھا (خطبہ الہامیہ ص۲۳) مگر دنیا نے یہ منظر بھی دیکھا کہ مرزا صاحب کی لاش دہان کے گند سے (بقول مرزا یعنی ریلا گاڑی) پر لاد کر لائی گئی اور قادیان کے ایک گڑھے میں ہمیشہ کے لئے دبا دیا گیا۔ سو قادیانیوں کا عقیدہ مرزا صاحب کے بارے میں یہی ہے ہم اس عقیدے سے بری ہیں۔

مرزا طاہر احمد کے اس چیلنج کو پڑھ کر تھوڑی دیر کے لئے محو حیرت ہو گیا اس لئے کہ کفار و منکرین کا بھی ایسا وطیرہ و طریقہ رہا تھا۔ قرآن کریم اس امر کا شاہد عدل ہے کہ جب انبیاء کرام علیہم السلام قیامت کے آنے کی خبریں دیتے اور قیامت کے برحق ہونے کا اعلان کرتے تو کفار و منکرین ایسا ہی کہا کرتے تھے کہ اگر قیامت برحق ہے تو پھر اسکو لاکر تو دکھاؤ۔ آخر یہ کب ہوگا۔ قرآن میں ہے۔

ویقولون متیٰ ھٰذا الوعد ان کنتم صٰدقین ؀

اور (یہ منکر) کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو (تو دکھلاؤ)

دیکھا آپ نے! مرزا طاہر کا بھی یہ سوال ہے کہ اگر سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حیات ہیں اور انہوں نے آنا ہے تو لاکر تو دکھلاؤ آخر کب لاؤ گے۔ کفار و منکرین کے اس باطل اور بیہودہ قول کا رد کرتے ہوئے قرآن کریم نے انبیاء کرام علیہم السلام کی زبان فیض ترجمان سے ہمیشہ کے لئے اعلان کرا دیا کہ:

قل انما العلم عند اللّٰہ ؀

(ترجمہ) ”آپ فرما دیجئے خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے۔“

چنانچہ ہمارا جواب بھی قرآن کریم کی اس تعلیم کی روشنی میں یہی ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں (جو خدا کو ہی معلوم ہے) تشریف لائیں گے اور اسی پر ہمارا ایمان و ایقان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اتنا فرمایا ہے و انہٗ لعلم للساعۃ کہ وہ قیامت کی نشانی ہے۔

سو مرزا طاہر احمد نے جھگڑے کے ختم ہونے کا جو احمقانہ حل تجویز کیا ہے۔ ہمارے نزدیک اس کی کوئی حیثیت اور وقعت نہیں۔ ہاں ہم ایک حل پیش کرتے ہیں جو آسان بھی ہے اور قادیانیوں کے لئے اس کا ثابت کرنا بھی ضروری۔ ہمارا یہ حل بغیر دلیل کے نہیں ہے۔ اس لئے ہم امید کریں گے کہ مرزا طاہر اپنے اس عنوان کی لاج رکھ کر جواب با صواب رقم فرمائیں گے!

مرزا طاہر احمد اپنی ایک مجلس میں فرماتے ہیں: آپ کا (یعنی مرزا غلام کا) دعویٰ یہ تھا کہ میں وہ امام مہدی ہوں جسکی خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور میں وہ مسیح ہوں جس کے آنے کی آپ نے پیش گوئی فرمائی (ٹیپ سے ماخوذ) پتہ چلا کہ مرزا غلام قادیانی سے لیکر مرزا طاہر تک سب کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے

اپنے دعوٰی کو مدلل کرنے کے لئے چند احادیث کا نام لیا ہے۔ ہم مرزا طاہر سے صرف اور صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ احادیث صحیحہ کس کس کتب حدیث میں موجود ہیں۔ اور ان کے راوی کون ہیں اور صفحات کیا ہیں؟ اگر ہے تو آئیے چشم ما روشن دل ما شاد۔ جھگڑا ختم! لیجئے! مرزا صاحب فرماتے ہیں:

انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر مہر لگا دی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر آئے گا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔ (اربعین ۲ ص۲۳)

غالباً قادیانی گروہ اس سے بے خبر نہ ہوگا کہ انبیاء علیہم السلام کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ مرزا طاہر احمد سے گذارش ہے کہ وہ کتب حدیث میں کسی نبی کے حوالہ سے یہ دکھا دیں کہ انہوں نے کہا ہو مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر آئے گا اور نیز کہ وہ پنجاب میں (یعنی پنجابی) ہوگا۔ پھر جھگڑا ختم! ہے نا!

مرزا غلام احمد قادیانی ایک جگہ لکھتے ہیں۔

ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا... اور لکھا تھا کہ وہ اپنی پیدائش کی روح سے دو صدیوں میں اشتراک رکھے گا اور دو نام پائے گا اور اس کی پیدائش دو خاندان سے اشتراک رکھے گی اور چوتھی دوگونہ صفت یہ کہ پیدائش میں بھی جوڑے کے طور پر پیدا ہوگا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۸)۔ مرزا طاہر احمد چند "احادیث صحیحہ" کا حوالہ پیش فرما کر اپنے مرزا صاحب کو جھوٹ سے بچالیں تو مشکور رہوں گا۔ اور جھگڑا ختم ہو جائے گا!

مرزا غلام احمد قادیانی اس کتاب میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

سورۃ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسٰی ہو گیا اور اس بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسٰی بن مریم رکھا (ایضاً ص۱۸۹)

قرآن کریم کسی غار میں یا کسی تہہ خانہ میں ڈھکا ہوا نہیں ہے۔ الحمدللہ عام ملتا ہے۔ مرزا طاہر بھی شاید اس کی تلاوت کا شرف نہیں تو کم از کم الماری کی زینت بنا رکھتے ہوں گے۔ تو ذرا زحمت فرما کر سورۂ مریم کی وہ آیت کریمہ بتلا دیں جس میں مرزا صاحب کا مندرجہ بالا ارشاد بے بنیاد۔ "صراحت کے ساتھ" بیان کیا گیا ہے۔ اور جھگڑا ختم کر دیں! سر دست یہ تین حوالے پیش ہیں۔

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

آئیے۔ ثابت کیجئے اور اپنے دیئے ہوئے عنوان کی لاج رکھ کر جھگڑا ختم کیجئے۔ فاتوا بسورۃ من مثلہ ان کنتم صادقین ٥

ختم نبوت فی القرآن

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور ردِّ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سوال: وہ دین لعنتی دین ہے جس میں نبوت کا سلسلہ جاری نہ ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اگر نبی نہ آئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔

جواب: کیسی جاہلانہ منطق ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا خود دین کے بارے میں بھی یہی منطق چلے گی کہ وہ دین لعنتی ہے جو نبی پیدا نہ کرے؟ پھر یہ پوچھتا ہوں کہ مرزا کی اپنی نبوت جس نے ابھی تک کوئی نبی پیدا نہیں کیا تو اس پر بھی لعنت ہے یا کیا ہے؟ پھر یہ پوچھتا ہوں کہ جس دین میں نبوت نہ ہو اس کے لعنتی ہونے کے حق میں قرآن و حدیث سے کوئی دلیل بھی ملتی ہے یا یہ تمہارے اپنے ذہن کی پیداوار ہے۔

گزشتہ امتوں میں انبیاء اس لئے آیا کرتے تھے کہ ان کا دین نامکمل ہوتا تھا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ایسی کامل ہے کہ بغیر نبی کے تعاون کے اکیلے تکمیل دین کے لیے کافی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے الیوم اکملت لکم دینکم فرما کر تکمیل دین کا اعلان کر دیا۔

کسی کام کی انتہا اس لیے ہوتی ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق وہ کام اب مکمل ہو گیا۔ لہٰذا بند کر دیا گیا تو یہ نقص نہیں کمال ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کو درجہ کمال تک پہنچا کر اپنی مرضی کے مطابق ختم کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جلسے کے صدر کی حیثیت سے لایا گیا۔ ساری تمہید پہلے ہوا کرتی ہے اور صدر کی آمد کے بعد جلسہ کا اختتام ہوتا ہے اور مقصد حاصل ہو جانے کے بعد کوچ کا نقارہ بجتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سیادت تمام انبیاء علیہم السلام ہیں۔ شب معراج کو مسجد اقصٰی میں تمام انبیاء علیہم السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیادت کو تسلیم کیا اور قیامت کے روز بھی سب انبیاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہوں گے۔ ان انبیاء کی سرداری حاصل کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں آنے والے انبیاء سے مستغنی ہو گئے۔

گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی شان یہ ہوا کرتی تھی کہ ان کی امت میں نبی ہوا کرتے تھے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ تمام تر مستقل و غیر مستقل انبیاء علیہم السلام کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سردار و آقا ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی یہ شان ہے کہ اس کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاءؑ کی مانند ہیں۔ اور ان میں کمالات نبوت موجود ہیں فرق صرف یہی ہے کہ نبوت کا دعوٰی نہیں کر سکتے۔ اور شان نبوت کا دعوٰی کر دینے میں کمال نہیں بلکہ کمالات نبوت کا وجود اصل شان ہے۔

اگر مزید انبیاء اس امت میں آئیں اور اپنے منکر کو کافر کہیں تو یہ عمل اس امت کے لیے باعث لعنت ہوگا اس کے برعکس دین کی ایک بار تکمیل کے بعد اگر کوئی نبی نہ آئے اور کوئی اس کا منکر ہو کر کافر نہ بنے تو یہ رحمت ہی رحمت ہے

آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا
ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۲۹
S-1-T-E

خالص اور سفید — صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ
حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

INTERNATIONAL
WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered No. M-166

مصطفٰے شانِ وحدت پہ لاکھوں سلام
ان کے جلوؤں کی کثرت پہ لاکھوں سلام

کجکلاہِ رسالت پہ لاکھوں سلام
رازدارِ مشیت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ روحِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شب چراغِ محبت پہ لاکھوں سلام

آفتابِ شریعت پہ لاکھوں سلام
ماہتابِ طریقت پہ لاکھوں سلام

جن کے آتے ہی چھٹتی گئیں ظلمتیں
ایسے قدموں کی برکت پہ لاکھوں سلام

جس نے بخشا کلاہِ سعادت اسے
قبلۂ آدمیت پہ لاکھوں سلام

جس کے لب سے ہے بولا خدائے کریم
ایسے نطقِ صداقت پہ لاکھوں سلام

بخشدی بے خطا جس نے ہر ایک کی
سلسبیلِ مروّت پہ لاکھوں سلام

جس نے دھویا گناہوں کے ہر داغ کو
آبشارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

اسمِ پاک محمد ہے وجہِ سکون
دافعِ رنج و کلفت پہ لاکھوں سلام

محفلِ انبیاء کے ہیں مسند نشیں
خواجۂ بزمِ عصمت پہ لاکھوں سلام

ہمرکابِ نبوت ہیں صدیق رض پاک
اس رفیقِ رسالت پہ لاکھوں سلام

ہیں عمر رض بالیقین شانِ حبل المتیں
ان کے فرقِ جلالت پہ لاکھوں سلام

ہیں جو عثمان رض دامادِ خیر البشر !
اس شہیدِ خلافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف ہیں علی رض حق بھی ہے اس طرف
صدرِ بزمِ ولایت پہ لاکھوں سلام

فاطمہ رض سیّدہ صادقہ طاہرہ
نازنینِ طہارت پہ لاکھوں سلام

ہیں امام حسن رض نورِ چشمِ نبی ؐ
اس رگِ جانِ عترت پہ لاکھوں سلام

خسروِ کربلا شاہِ گلگوں قبا !
آبروئے شہادت پہ لاکھوں سلام

رمزؔ حقدارِ جنت وہ ہے جو کہے
خاندانِ رسالت ؐ پہ لاکھوں سلام

سید محمود رمزؔ الٰہ آبادی